جماعت اہلحدیث کا خصوصی ترجمان

ید اللہ علی الجماعۃ (ترمذی)

لا جماعۃ الا بامارۃ (دارمی)

ہفت روزہ تنظیم اہل حدیث لاہور

بانی: محدث العصر مفتی دوراں حضرت العلام حافظ محمد عبد اللہ محدث روپڑی رحمہ اللہ

بیاد: سلطان المناظرین حافظ عبد القادر روپڑی رحمہ اللہ

مدیر مسئول: حافظ محمد جاوید روپڑی

نگران اعلیٰ: عارف سلمان روپڑی

جلد 58 شمارہ 4 جمعۃ المبارک 31 جنوری تا 6 فروری 2014ء

فون: 042-37656730 فیکس: 042-37659847

تہمت لگانا

جس طرح ایک مسلمان کی عزت، مال اور خون دوسرے مسلمان پر حرام ہے۔ اسی طرح کسی پاک دامن شخص پر الزام تراشی اور زنا کی تہمت لگانا بھی حرام ہے۔ کسی کی عزت پر تہمت لگانے والے انسان کے لیے قرآن کریم میں سزا بھی مقرر کی گئی ہے۔ جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''جو لوگ پاک دامن عورتوں پر (زنا، بے حیائی کی) تہمت لگائیں اور اس پر چار گواہ بھی نہ پیش کر سکیں تو ان کو اسی کوڑے مارو اور کبھی ان کی گواہی قبول نہ کرو، دراصل یہی بدکار ہیں۔ ہاں جو اس کے بعد توبہ کر لیں اور اپنی اصلاح کر لیں تو اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے۔'' [النور: ۴، ۵]

مذکورہ بالا آیت کریمہ میں مسلمان کی عزت و تکریم کو داغدار کرنے اور جھوٹی تہمت لگا کر اسے ذلیل و خوار کرنے سے منع کیا گیا ہے اور جو ایسا کرے کہ اس کے نسب کو عیب دار کرنے کی کوشش کرے گا تو اس پر حد قذف کی جائے گی اور اس کی حد ''اسی'' کوڑے ہیں اور ساتھ یہ بھی حکم بھی صادر فرمادیا کہ اس کی گواہی قابل قبول نہیں ہوگی۔ ہاں البتہ اگر یہ اپنے اس فعل مذموم سے تائب ہو کر اور آئندہ ایسا نہ کرنے کا عہد کرے تو پھر اس کی گواہی قابل قبول ہو سکتی ہے بصورت دیگر نہیں۔

شاہ ولی اللہ محدث دہلوی فرماتے ہیں: ''اس جرم کی سزا اسی کوڑے اس لیے رکھی گئی ہے کہ کسی فعل بد کی اشاعت اتنا بڑا گناہ نہیں جتنا اس کے ارتکاب کا ہے۔''

WWW.jaamia.com جامعہ اہل حدیث کا ویب سائٹ ایڈریس

درس حدیث

مولانا عبد اللطیف حلیم

نیکیوں میں جلدی کرنا اور آگے بڑھنا

عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَجُلٌ لِلنَّبِيِّ ﷺ يَوْمَ أُحُدٍ: أَرَأَيْتَ إِنْ قُتِلْتُ فَأَيْنَ أَنَا؟ قَالَ: ((فِي الْجَنَّةِ)) فَأَلْقَى تَمَرَاتٍ كُنَّ فِي يَدِهِ ثُمَّ قَاتَلَ حَتَّى قُتِلَ سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ احد کے دن، ایک آدمی نے نبی معظم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی، یہ بتلایئے! اگر میں کافروں کے ہاتھوں قتل (شہید) ہو جاؤں تو میں کہاں جاؤں گا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جنت میں'' پس اس نے اپنے ہاتھ میں موجود کھجوریں پھینک دیں پھر (نہایت بہادری سے) لڑا حتی کہ شہید ہو گیا۔ [صحیح بخاری حدیث: 4046]

اس حدیث مبارکہ سے صحابی رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا نیکی میں آگے بڑھنا، بلکہ جنت کو حاصل کرنے کے شوق میں ہاتھ سے کھجوریں بھی پھینک کر اللہ تعالیٰ کے راستے میں اپنی جان کی بازی بھی لگا دینے سے خوب واضح ہوتا ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں یہ شوق اور جذبہ کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا۔ اسی لیے تو انہوں نے ہر نیکی کا عمل اختیار کیا اور اس میں ایک دوسرے سے سبقت کر گئے۔ ہر نیکی، چاہے وہ عام ہو یا معرکہ کارزار اسے اختیار کرنا بلکہ اس میں جلدی کرنا اور ایک دوسرے سے آگے بڑھنا صحابہ کرام کا ہی طرۂ امتیاز تھا۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ایمان والوں کو یہی حکم دیا ہے ﴿فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرَاتِ﴾ ''پس نیکیوں کی طرف ایک دوسرے سے سبقت حاصل کرو۔'' [البقرۃ: 148]

اعمال صالحہ میں تاخیر پسندیدہ عمل نہیں بلکہ اس میں بہت جلدی کا حکم ہے۔ جیسا کہ فرمان رسول گرامی صلی اللہ علیہ وسلم ہے کہ ایک آدمی نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا کہ اجر کے اعتبار سے کونسا صدقہ بڑا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تیرا اس وقت صدقہ کرنا جبکہ تو تندرست و توانا ہو، مال کی حرص دل میں ہو، تجھے فقر کا ڈر ہو (کہ خرچ کرنے سے مال ختم ہو جائے گا) غنی کی امید ہو اور تو صدقہ کرنے میں تاخیر نہ کر، یہاں تک کہ جب روح گلے تک پہنچ جائے تو تو کہے کہ فلاں کے لیے اتنا، فلاں کے لیے اتنا، جبکہ فلاں کا تو وہ ہو چکا۔'' [صحیح بخاری رقم الحدیث: 1419]

ان دلائل سے واضح ہوا کہ مسلمان کو ہر حال میں نیکیوں میں جلدی کرنی چاہیے تاکہ اللہ کی رحمت کے بعد نیکیاں اللہ کے دربار میں کامیاب و کامران بنائیں۔ اللہ تعالیٰ نیکیوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی توفیق نصیب فرمائے۔ آمین

ہفت روزہ
جماعت اہل حدیث کا خصوصی ترجمان
تنظیم اہلحدیث لاہور
مدیر مسئول
حافظ محمد جاوید روپڑی

مجلس ادارت

مدیر اعلیٰ: حافظ عبدالغفار روپڑی
مدیر: پروفیسر میاں عبدالمجید
مدیر انتظامی: حافظ عبدالوہاب روپڑی
معاون مدیر: حافظ عبدالجبار مدنی
نائب مدیر: مولانا عبداللطیف حلیم
مینجر: حافظ عبدالظاہر 0300-8001913
Abdulzahir143@yahoo.com
کمپوزنگ: وقار عظیم بھٹی 0300-4184081

فہرست

درس حدیث 1
اداریہ 2
الاستفتاء 4
تفسیر سورۃ الانعام 5
ناموس رسالت...... 8
تبصرہ کتاب 10

زر تعاون

فی پرچہ......10 روپے
سالانہ......500 روپے
بیرون ممالک 200 ریال (امریکی 50 ڈالر)

مقام اشاعت

ہفت روزہ "تنظیم اہلحدیث" رحمٰن گلی نمبر 5
چوک دالگراں لاہور 54000

اداریہ

پروفیسر میاں عبدالمجید

حکومت فی الفور اسلامی نظام نافذ کرے!

جناب میاں محمد نواز شریف کی حکومت کو قائم ہوئے سات ماہ کا عرصہ ہو چکا ہے۔ لوگوں نے ان سے بڑی امیدیں وابستہ کی تھیں کیونکہ مشرف حکومت کے نو سال اور زرداری حکومت کے پانچ سال ملک نے ترقی معکوس کی تھی۔ امریکی مونگ پھلی کی امداد کے بدلے پاکستان نے ساٹھ ارب کا تجارتی خسارہ مشرف دور میں اٹھایا اور پھر زرداری دور میں تو بہتی گنگا میں حکمرانوں کے ساتھ ساتھ بیوروکریسی نے بھی خوب خوب ہاتھ دھوئے ہیں، عوام کو تو کوئی سکینڈل منظر عام پر آتا تو معلوم ہوتا تھا۔ اربوں روپے سے کم کی کرپشن کی خبر چھاپتے ہوئے تو اخبار بھی گریز کرتے تھے۔ اوگرا کیس میں صرف توقیر صادق کے ذمے اسّی ارب روپے کا فراڈ محض سپریم کورٹ کی وجہ سے سامنے آیا۔ پی آئی اے، ریلوے، سٹیل مل تباہ کردی گئی۔ بلوچستان میں سونے کی کانیں، پتیل کے بھاؤ سے بھی سستی دے دی گئیں۔ کرائے کے بجلی گھر ان کی اصل قیمت سے بھی مہنگے منگوائے گئے اور پھر وہ ناکارہ کھڑے قوم کا خون پیتے رہے۔ اگر افتخار محمد چوہدری کی سربراہی میں سپریم کورٹ فعال نہ ہوتی اور حکومتی کرپشن کے سامنے ازخود نوٹس کے بند نہ باندھتی تو نامعلوم پاکستان کا کیا کچھ نہ بک گیا ہوتا۔

عوام نے بڑے جوش وخروش اور بڑی اُمیدوں کے ساتھ موجودہ حکومت کو ووٹ دیئے اور اُمید کی جاتی تھی کہ میاں نواز شریف تیسری بار ملک کے وزیر اعظم بن رہے ہیں، اپنے تجربے، اخلاص، توکل علی اللہ اور محنت کے بل بوتے پر قوم کی کشتی جو کہ بھنور میں پھنسی ہوئی ہے اسے بحفاظت نکال کر ساحل مراد تک لے جائیں گے۔ حکومت قلیل المیعاد اور طویل المیعاد پالیسیوں کے ذریعے عوام کو فوری اور مستقل ریلیف دے گی لیکن افسوس حکومت کے یہ سات ماہ کسی طور پر بھی تعریف کے لائق نہیں۔ صرف جناب خواجہ سعد رفیق نے ریلوے کو سنبھالا دیا ہے اور وہ کافی حد تک بہتری کی طرف آئی ہے۔ اب عوام اتنے بیدار ہو چکے ہیں کہ وہ ہر محکمہ کی کارکردگی کو تنقیدی نگاہ سے دیکھ رہے ہیں۔ اب تک پوری کابینہ میں صرف ایک وزیر کامیابی کے نمبر حاصل کر سکا ہے ورنہ کسی محکمہ میں کوئی بہتری کے آثار نظر نہیں آ رہے۔ مہنگائی کا جن بوتل سے ایسا باہر آیا ہے کہ قابو میں آنے کا نام ہی نہیں لے رہا۔ تخریب کاری، دہشتگردی پہلے سے بڑھ چکی ہے۔ ابھی دو تین دنوں میں بنوں، راولپنڈی، مستونگ کے دھماکوں نے پورے ملک کو ہلا کر رکھ دیا ہے۔ دہشتگرد جی، ایچ، کیو، تک پہنچ چکے ہیں۔ انفرادی

طور پر مذہبی رہنماؤں کی ٹارگٹ کلنگ جاری ہے، کسی دن کی کوئی اخبار اٹھالیں دہشت گردی، قتل وغارت، آبروریزی، اغواء برائے تاوان، معصوم بچوں اور بچیوں کے ساتھ بدفعلی، چوری، ڈکیتی، حادثات، لڑائی جھگڑے، کرپشن کی خبروں کے علاوہ کوئی خبر ہی نظر نہیں آتی یا نیب کے دفتر میں گیلانی، پرویز اشرف اور زرداری کی تشریف آوری کی خبریں چھپتی ہیں۔

سابقہ حکمران بالخصوص زرداری اپنی کرپشن کے کیسز میں حاضری کیلئے نیب کے دفتر میں آکر کارکنوں کے سامنے یوں ہاتھ ہلاتے اور اپنی مخصوص مسکراہٹ کے ساتھ وکٹری کے نشان یوں بناتے ہیں گویا کوئی بہت بڑا معرکہ سر کرلیا ہو جبکہ قوم کے سر شرم سے جھکے ہوئے ہوتے ہیں۔ پوری دنیا کے سامنے پاکستان کے سابق حکمران مجرم بنے ہوئے تفتیشی ایجنسیوں کے سامنے پیش ہیں اور یوں وطن عزیز کی مٹی پلید ہو رہی ہے۔ ادھر بڑے شاہ صاحب جسے آرمڈ فورسز کے امراض قلب کے ڈاکٹروں نے اول یوم سے ہی بالکل فٹ قرار دیا تھا۔ اب میڈیکل بورڈ سے کسی غیبی ہاتھ نے ان کی انجیو گرافی ضروری قرار دے دی ہے۔ پاکستان کے ہر کارڈیالوجی سنٹر میں روزانہ درجنوں کے حساب سے انجیو گرافی ہو رہی ہے اور مسلح افواج کے اس کارڈیالوجی انسٹیٹوٹ میں ایک غداری کے مجرم کی انجیو گرافی نہیں ہوسکتی۔ چنانچہ مجرم کی خواہش ہے کہ اسے بیرون ملک بھیج دیا جائے۔ پردۂ غیب میں نامعلوم اس قومی مجرم کی وطن سے فراری کے لیے کیا کچھ کیا جا رہا ہے؟ عوام کو تو اس وقت معلوم ہوگا جب دیار غیر سے یہ کمانڈو بڑھک ماردے گا اور کہے گا کہ میں تو شیر ہوں بس فرار ہونے کا بہانہ تراشنے کے لیے عارضی طور پر گیدڑ بنا تھا۔ یوں خصوصی عدالت بھی منہ دیکھتی رہ جائے گی، کالیا اور خانی جیل سے چھ ارب ڈالر کی ادائیگی کے وعدے پر رہا ہوئے تھے یعنی پاکستانی چھ کھرب سے بھی زیادہ روپے ادا کرنے تھے۔ اب انہوں نے صاف انکار کردیا ہے کہ ہم تو کچھ بھی ادا نہیں کریں گے، میاں نواز شریف صاحب! قانون کہاں ہے؟

حکومت کی عدلیہ سے آنکھ مچولی سابقہ حکومتوں کی طرح جاری ہے۔ عدالت لاپتہ افراد کے سلسلے میں پورا زور صرف کرچکی ہے، عدالت نے وزیر دفاع، آئی۔ جی۔ ایف۔ سی کو صرف یہی کہا ہے کہ لاپتہ افراد کی شکلیں دکھادو، پھر جو جرائم انہوں نے کئے ہیں اُس کے مطابق ان کے خلاف ٹرائل کرو۔ اب قانون تحفظ پاکستان کو مؤثر بہ ماضی قرار دے کر لاپتہ افراد کو عدالتوں کی پہنچ سے باہر قرار دیا جاچکا ہے جبکہ یہ قانون ابھی اسمبلی نے منظور ہی نہیں کیا۔ موجودہ حکومت کے سات ماہ کے قلیل عرصے میں مہنگائی اسّی فیصد بڑھ چکی ہے۔ زرمبادلہ کے ذخائر خطرے کی گھنٹی بجا رہے ہیں۔ کرنسی نوٹ ہیں کہ دھڑا دھڑ چھپ رہے ہیں اور اخباری اطلاعات کے مطابق موجودہ حکومت زرداری حکومت کو اس معاملے میں بہت پیچھے چھوڑ گئی ہے۔ کراچی میں آپریشن تماشہ بھی ہو رہا ہے اور ٹارگٹ کلنگ پہلے سے بھی بڑھ گئی ہے۔ بھتہ خوری اسی طرح جاری ہے، موجودہ حکومت بتائے تو سہی کہ ان سات ماہ میں اس کی کارگزاری کیا ہے؟ لوڈشیڈنگ، چوری ڈکیتی قتل وغارت، دہشت گردی میں اضافہ ہوچکا ہے۔ حکومت ابھی تک یہی فیصلہ نہیں کرسکی کہ طالبان سے مذاکرات کرنے ہیں یا آپریشن کرنا ہے۔ مذہبی منافرت کا عفریت لوگوں کو مسجدوں کا رُخ نہیں کرنے دیتا۔ عوام کو کہیں بھی قانون کی عملداری نظر نہیں آتی۔ نہ معلوم لوگ جنگل کا قانون کسے کہتے ہیں ہمیں تو وطن عزیز میں کوئی قانون بھی نظر نہیں آتا۔ اب تو اخبارات میں کالم نگاروں نے کھلم کھلا کسی ایسی قوت سے جسے سپریم کورٹ نے شجر ممنوعہ قرار دے رکھا ہے کی آمد کے خطرات سے قوم کو ڈرانا شروع کردیا ہے۔

میاں صاحب! اللہ تعالیٰ نے آپ کو تیسری بار وزارت عظمیٰ کا موقع دیا ہے۔ اگر آپ اسلامی قوانین کو اللہ کے بھروسے پر نافذ کردیں اور اگر مکمل نہیں تو کم از کم تعزیرات پاکستان کو اسلامی سزاؤں میں تبدیل کردیں اور آہنی ہاتھ سے ان کو نافذ کریں تو ایک طرف دینی جماعتیں آپ کی پشت پر ہوں گی اور دوسری طرف اللہ تعالیٰ کی غیبی مدد آپ کو حاصل ہوگی۔ آپ اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرکے یہ ترمیمی بل اسمبلی میں جمع کروائیں جو پارٹی اس بل کی مخالفت کرے گی، عوام کی نفرتوں کا شکار ہوگی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ جس سرزمین پر اللہ تعالیٰ کی حدود میں سے کسی ایک حد کو نافذ کیا جائے تو اللہ تعالیٰ کی رحمتوں کا یوں نزول ہوتا ہے جیسے کسی صحرائی زمین پر چالیس شب وروز رحمت کی بارش کے برسنے سے ہوتا ہے۔

(بقیہ ص: 7)

الاستفتاء

حافظ عبدالوہاب روپڑی

زکوۃ کی رقم سے دینی کتب چھپوانا؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ کے بارے میں کہ اگر کوئی شخص ڈاکٹر فرحت ہاشمی صاحبہ کے ادارے الہدیٰ پبلی کیشنز کی کتابیں مثلاً قرآنی اور مسنون دعائیں، وایاک نستعین اس کے علاوہ اور دیگر کتابیں چھپوانا اور تقسیم کرنا ثواب کی نیت سے کیا ایسا کرنا صحیح ہے؟ کیا ڈاکٹر فرحت ہاشمی صاحبہ کی کتابیں اس قابل ہیں کہ تقسیم کی جاسکیں۔ براہ کرم قرآن وسنت کی روشنی میں تفصیل سے جواب دے کر ہماری رہنمائی فرمائیں اور اس کو اپنے رسالے میں بھی شائع کردیں تاکہ عوام کی بھی اصلاح ہوسکے۔

[سائل: قاری محمد ہلال احمد ربانی]

الجواب بعون الوہاب: صدقات کی دو قسمیں ہیں: (۱) فرضی (۲) نفلی

(۱) فرضی: فرضی صدقات سے مراد وہ صدقات ہیں جو شریعت کی طرف سے کسی شخص پر فرض کردیئے جاتے ہیں۔ ان کی مقدار اور مصارف بھی شریعت کی طرف سے مقرر ہوتے ہیں۔ مثلاً زکوۃ، عشر، کفارہ وغیرہ، ان میں اپنی طرف سے کمی وبیشی نہیں ہوسکتی۔

(۲) نفلی: نفلی سے مراد وہ صدقات ہیں جو کسی فرد پر شریعت کی طرف سے فرض نہیں کیے گئے بلکہ انسان اپنی مرضی سے رضائے الٰہی کے حصول کے لیے دیتا ہے جسے ہمارے عرف میں خیرات کہا جاتا ہے۔ ان کے مصارف بھی متعین نہیں کیے گئے، ان کے لیے مطلق طور پر کار خیر کا ہونا ضروری ہے۔

جیسا کہ قرآن مجید میں فرضی صدقہ (زکوۃ) کے آٹھ مصارف کا تذکرہ کیا گیا ہے۔ ان میں سے ایک مصرف فی سبیل اللہ ہے اور لفظ فی سبیل اللہ میں جہاد کے شامل ہونے پر سب کا اتفاق ہے اور اس کے عام ہونے پر اختلاف ہے۔ بعض احادیث میں حج اور عمرہ کو فی سبیل اللہ میں داخل کیا گیا ہے۔ جیسے امام ابوداؤدؒ باب العمرہ میں حدیث لائے ہیں۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حج کا ارادہ فرمایا تو ایک عورت نے اپنے خاوند کو کہا کہ مجھے بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اپنے اونٹ پر حج کرواؤ، اس کے خاوند نے کہا کہ میرے پاس کوئی ایسی سواری نہیں جس پر میں تمہیں حج کرواؤں۔ عورت نے کہا کہ اپنے فلاں اونٹ پر، اس نے جواب دیا کہ وہ تو فی سبیل اللہ (جہاد کے لیے) وقف ہے تو وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور اپنی بیوی کا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام پہنچا کر عرض کی کہ وہ مجھے آپ کی معیت میں حج کروانے کا کہتی ہے لیکن میرے پاس کوئی ایسی سواری نہیں جس پر میں اسے آپ کے ساتھ حج کرواسکوں، سوائے اس اونٹ کے جس کو میں فی سبیل اللہ وقف کرچکا ہوں تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: ((اما انک لو احججتها علیه کان فی سبیل الله)) اگر تو اسے اسی اونٹ پر حج کروائے (تو کوئی حرج نہیں) کیونکہ یہ بھی فی سبیل اللہ ہے۔ [ابوداود کتاب المناسك باب العمرة ص 345 رقم الحدیث 1990] جو لوگ اسے عام کہتے ہیں ان کے نزدیک اس میں تمام کار خیر داخل ہیں۔ جیسے مردوں کو کفن پہنانا، پل بنانا اور مسجدیں بنانا وغیرہ ہے۔ لیکن پہلی صورت جہاد اور حج وغیرہ کو ہی فی سبیل اللہ سے مراد لینا افضل اور بہتر ہے اور اسی پر جمہور کا اجماع ہے۔

[تفسیر فتح البیان ج3 ص136]

اسی طرح یہی اختلاف تفسیر خازن میں بیان کرنے کے بعد حج اور جہاد کے فی سبیل اللہ میں داخل ہونے پر اجماع بتلاتے ہوئے اسے صحیح قرار دیا گیا ہے۔ [تفسیر خازن ج2 ص276] شریعت مطہرہ نے شک وشبہ کی صورت میں احتیاطی جانب اختیار کرنے کا حکم دیا ہے۔ جیسے نماز کے دوران رکعات کی تعداد میں شک ہونے کی صورت میں بطور احتیاط یقین پر بنا کرتے ہوئے ایک رکعت اور پڑھنے کا حکم دیا گیا ہے۔ ایسے ہی احتیاط اسی چیز میں ہے کہ فرضی صدقات میں فی سبیل اللہ سے صرف جہاد اور حج عمرہ کو مراد لیا جائے، جبکہ عام صدقات میں ہر کار خیر شامل ہے۔

صورت مسئولہ میں اگر مذکورہ کتب اصلاح معاشرہ یا اشاعت اسلام کے لیے مفید ہیں تو انہیں نفلی صدقات میں سے چھپوا کر تقسیم کیا جاسکتا ہے اور اگر ان کتب سے لوگوں کے عقائد اور اعمال کی اصلاح نہ ہوتی ہو بلکہ وہ خرافات اور بدعات کا باعث بنتی ہوں تو انہیں عام صدقات سے بھی چھپوانا شرعاً جائز نہیں

نوٹ: مال زکوۃ سے اس طرح کتب کا چھپوا کر تقسیم کرنا محل نظر اور مشکوک عمل ہے، اس لیے احتیاط اسی میں ہے کہ مال زکوۃ کو اس مد میں خرچ نہ کیا جائے

☆......☆......☆

تفسیر سورۃ الانعام

حافظ عبدالوہاب روپڑی (فاضل ام القریٰ مکہ مکرمہ) (قسط نمبر 28)

﴿فَكُلُوا مِمَّا ذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ اِنْ كُنْتُمْ بِاٰيٰتِهٖ مُؤْمِنِيْنَ ۝ وَمَا لَكُمْ اَلَّا تَاْكُلُوْا مِمَّا ذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَقَدْ فَصَّلَ لَكُمْ مَّا حَرَّمَ عَلَيْكُمْ اِلَّا مَا اضْطُرِرْتُمْ اِلَيْهِ وَاِنَّ كَثِيْرًا لَّيُضِلُّوْنَ بِاَهْوَآئِهِمْ بِغَيْرِ عِلْمٍ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ بِالْمُعْتَدِيْنَ ۝ وَذَرُوْا ظَاهِرَ الْاِثْمِ وَبَاطِنَهٗ اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْسِبُوْنَ الْاِثْمَ سَيُجْزَوْنَ بِمَا كَانُوْا يَقْتَرِفُوْنَ ۝ وَلَا تَاْكُلُوْا مِمَّا لَمْ يُذْكَرِ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَاِنَّهٗ لَفِسْقٌ وَاِنَّ الشَّيٰطِيْنَ لَيُوْحُوْنَ اِلٰٓى اَوْلِيٰٓئِهِمْ لِيُجَادِلُوْكُمْ وَاِنْ اَطَعْتُمُوْهُمْ اِنَّكُمْ لَمُشْرِكُوْنَ ۝﴾ ''(اے ایمان والو!) تم اس میں سے کھاؤ جس پر اللہ تعالیٰ کا نام لیا گیا ہے، اگر تم اسکی آیات پر ایمان رکھنے والے ہو (۱۱۸) اور تمہیں کیا ہے کہ تم اس میں سے نہ کھاؤ جس پر اللہ تعالیٰ کا نام لیا گیا ہے حالانکہ بلاشبہ اُس نے تمہارے لیے وہ چیزیں کھول کر بیان کردی ہیں جو اُس نے تم پر حرام کی ہیں مگر جس کی طرف تم مجبور کردیے جاؤ اور بیشک بہت سے لوگ اپنی خواہشوں کے ساتھ کچھ جانے بغیر یقیناً گمراہ کرتے ہیں، بیشک تیرا رب ہی حد سے بڑھنے والوں کو زیادہ جاننے والا ہے (۱۱۹) اور تم ظاہری گناہ کو چھوڑ دو اور اس کے چھپے کو بھی، یقیناً جو لوگ گناہ کرتے عنقریب انہیں اس کا بدلہ دیا جائے گا جس کا وہ ارتکاب کیا کرتے تھے (۱۲۰) اور اس میں سے مت کھاؤ جس پر اللہ کا نام نہیں لیا گیا، یقیناً یہ سراسر نافرمانی ہے اور بیشک شیطان اپنے دوستوں کے دلوں میں باتیں ڈالتے ہیں تاکہ وہ تم سے جھگڑا کریں اور اگر تم نے ان کا کہنا مان لیا تو بلاشبہ تم مشرک ہو۔ (۱۲۱)''

مشکل الفاظ کے معانی:

اِضْطُرِرْتُمْ: تم مجبور کردیے گئے

اَهْوَاء: خواہشات

وَذَرُوْا: چھوڑ دو

لَفِسْقٌ: نافرمانی

ماقبل سے مناسبت

سابقہ آیات کریمہ میں شیاطین جنوں کا شیاطین انسانوں کی طرف خیال عقائد باطلہ القاء کرنے کا تذکرہ کیا گیا تھا اور ان آیات مبارکہ میں ان میں سے ایک باطل عقیدہ کا یہاں ذکر ہوا کہ مشرکین مکہ نے کہا کیا تم اس جانور کو نہیں کھاتے جسے اللہ تعالیٰ نے مارا ہے (مردار) لیکن اس جانور کو کھالیتے ہو جسے خود مارتے ہو تو اللہ تعالیٰ نے اس کا جواب قرآن کریم کی ان آیات میں بیان فرمایا ہے۔

التوضیح

﴿فَكُلُوا مِمَّا ذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ اِنْ كُنْتُمْ بِاٰيٰتِهٖ مُؤْمِنِيْنَ ۝﴾

مشرکین مکہ جانوروں کو غیر اللہ کے نام پر ذبح کرتے ہوئے شرک کے مرتکب ہوئے اور لوگوں کی اکثریت کفر و شرک کی گمراہیوں کی تاریکیوں میں ڈوبی ہوئی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے اہل ایمان کو حکم دیا کہ جو چیز بتوں اور غیر اللہ کے نام پر ذبح کی جائے وہ اس سے دور رہیں۔ صرف اللہ کے نام پر ذبح کی ہوئی چیز کو ہی کھائیں کیونکہ غیر اللہ کے نام پر چیز دینا اور ذبح کرنا شرک اور اس کو ترک کرنا توحید کہلاتا ہے۔

اسی لیے اللہ فرماتے ہیں: ﴿اِنْ كُنْتُمْ بِاٰيٰتِهٖ مُؤْمِنِيْنَ ۝﴾ اگر تم اللہ تعالیٰ کی آیتوں کی تصدیق کرنے اور ان پر ایمان لانے والے ہو تو اللہ تعالیٰ کے نام پر ذبح کی گئی چیز ہی تمہارے لیے حلال ہے۔ اللہ تعالیٰ نے

دو چیزوں کا اہل ایمان کو حکم دیا ہے: (1) گمراہ اور کفار کی اتباع سے ممانعت کی گئی (2) اللہ تعالیٰ کے نام پر ذبح کی ہوئی چیز کھانے کا حکم دے کر مردار کو اہل ایمان کے لیے حرام قرار دیا ہے۔

نوٹ غیر اللہ کے نام پر ذبیحہ اور نذر و نیاز حرام قرار دی گئی ہے۔

﴿وَمَا لَكُمْ أَلَّا تَأْكُلُوا مِمَّا ذُكِرَ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَقَدْ فَصَّلَ لَكُمْ مَا حَرَّمَ عَلَيْكُمْ﴾ زمانہ جاہلیت میں لوگوں نے بہت ساری حلال اشیاء کو اپنے اُوپر حرام کرلیا تھا تو اللہ تعالیٰ نے زمانہ جاہلیت کی لایعنی باتوں کا رد کرتے ہوئے فرمایا: تمہیں کونسی چیز اللہ کے نام پر ذبح کیے گئے جانور کو کھانے سے روکتی ہے حالانکہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے حرام اور حلال چیزوں کے فرق کو واضح طور پر بیان فرمادیا ہے۔

حلت و حرمت کا اصول و قاعدہ

اللہ تعالیٰ نے حلت اور حرمت کا قاعدہ بیان کرتے ہوئے فرمایا: اے اہل ایمان حلال اور حرام چیزوں کو تمہارے لیے مفصل بیان کردیا گیا ہے، اگر کسی چیز کی حرمت بیان نہیں ہوئی تو وہ چیز حلال ہوگی۔ اس سے ثابت ہوا کہ کھانے کی اشیاء میں اصل حلت ہے اُن میں سے جو حرام تھیں انہیں بیان کردیا گیا ہے۔ شریعت مطہرہ میں کسی چیز کی حرمت کا بیان نہ ہونا ہی اس کی حلت کی واضح دلیل ہے اور محرمات کو اللہ تعالیٰ نے تفصیل سے بیان کردیا ہے۔

﴿إِلَّا مَا اضْطُرِرْتُمْ إِلَيْهِ وَإِنَّ كَثِيرًا لَيُضِلُّونَ بِأَهْوَائِهِمْ بِغَيْرِ عِلْمٍ إِنَّ رَبَّكَ هُوَ أَعْلَمُ بِالْمُعْتَدِينَ﴾ اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق پر شفقت کرتے ہوئے اضطراری حالت میں حرام کو بھی اتنی مقدار میں حلال کردیا ہے جس سے اس کی جان بچ جائے۔ اس کے علاوہ اللہ تعالیٰ نے مشرکین کی جہالت اور ان کی فاسد آراء بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ ان کی اکثریت اپنی خواہشات سے حلال کو حرام اور حرام کو حلال قرار دے کر لوگوں کو گمراہ کرتی ہے حالانکہ حلت اور حرمت پر ان کے پاس کوئی دلیل نہیں ہوتی بلکہ یہ اپنی خواہشات کے پجاری بغیر کسی علم کے اپنے ساتھ ساتھ لوگوں کو بھی گمراہ کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ دین حنیف میں زیادتی کرنے والوں کو اچھی طرح جانتے ہیں اور اُن کو اس زیادتی کی سزا ضرور ملے گی۔

﴿وَذَرُوا ظَاهِرَ الْإِثْمِ وَبَاطِنَهُ إِنَّ الَّذِينَ يَكْسِبُونَ الْإِثْمَ سَيُجْزَوْنَ بِمَا كَانُوا يَقْتَرِفُونَ﴾ اللہ تعالیٰ نے تمام ایسے اُمور کو چھوڑنے کا حکم دیا ہے جو انسان کو گناہ اور اللہ کی نافرمانی میں مبتلا کرتے ہیں وہ اُمور ظاہر ہوں یا پوشیدہ، چھوٹے ہوں یا بڑے، ان کا تعلق انسانی اعضاء سے ہو یا دل سے جیسے زنا کرنا یا کسی سے حسد و بغض رکھنا اور جن افعال کا تعلق دل سے ہے وہ عموماً لوگوں کی نگاہوں سے چھپے ہوئے ہوتے ہیں جیسے حسد، تکبر، خود پسندی اور بغض وغیرہ۔ یاد رہے جن لوگوں نے اپنے آپ کو ظاہری یا باطنی گناہوں سے آلودہ کیا ان کے بُرے اعمال بالآخر ان کے لیے وبال جان ہی ثابت ہوں گے۔

﴿وَلَا تَأْكُلُوا مِمَّا لَمْ يُذْكَرِ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَإِنَّهُ لَفِسْقٌ﴾

سابقہ آیات مبارکہ میں اللہ تعالیٰ کے نام کا ذبیحہ حلال قرار دیا گیا اور ان آیات میں اُس ذبیحہ کو حرام قرار دیا گیا جس پر اللہ تعالیٰ کا نام نہ لیا گیا ہو اور اس سے مراد غیر اللہ کے نام پر ذبح کئے جانے والے جانور اور مردار ہیں۔ عمومی طور پر اس میں ہر اس ذبیحہ کی حرمت کا ذکر ہے جس پر اللہ تعالیٰ کا نام نہ لیا گیا ہو۔

نوٹ متعدد فقہاء کے نزدیک اگر مسلمان غلطی سے بوقت ذبح اللہ کا نام لینا بھول گیا ہو تو اس ذبیحہ کا کھانا حلال ہوگا۔

اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں بھول چوک سے درگزرنے کرنے کا اعلان فرمایا ہے۔ قرآن مجید میں ہے: ﴿وَإِنَّ الشَّيَاطِينَ لَيُوحُونَ إِلَى أَوْلِيَائِهِمْ لِيُجَادِلُوكُمْ وَإِنْ أَطَعْتُمُوهُمْ إِنَّكُمْ لَمُشْرِكُونَ﴾

"اللہ تعالیٰ نے جب اہل ایمان کو اللہ کے نام پر ذبح کئے ہوئے جانور کھانے اور مردار کے حرام ہونے کا حکم دیا تو مشرکین اللہ اور اس کے رسول سے ضد اور عناد کی بنیاد پر بغیر کسی دلیل کے کہنے لگے کہ اپنے ہاتھ سے ذبح کیا ہوا جانور تم کھاتے ہو جبکہ اللہ کا مارا ہوا جانور تم نہیں کھاتے۔ ان کی یہ رائے بغیر دلیل کے تھی اگر حق ان کی فاسد آراء کا تابع ہوتا تو اہل زمین فساد کا شکار ہوجاتے۔ اُن سے ایسی آراء اس لیے صادر ہوئیں کہ ان کے

سرپرست شیاطین ان کو باطل آراء کا الہام کرتے تھے۔ اصل مقصد یہ تھا کہ مخلوق الٰہی دین اسلام سے دور ہو کر جہنم کا ایندھن بنے۔

اسی لیے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ شیطان اپنے دوستوں کے دلوں میں خیالات ڈالتے رہتے ہیں تاکہ وہ بغیر کسی دلیل کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جھگڑا کریں کیونکہ دین منزل من اللہ احکام کا نام ہے ان احکام کو بسا اوقات انسانی عقل قبول کرتی ہے اور بسا اوقات وہ عقل انسانی کے ماوراء ہوتے ہیں اور اہل ایمان کی یہ صفت ہے کہ انہوں نے اپنی عقل کو ہمیشہ احکام الٰہیہ کے تابع کیا ہے۔ اسی لیے اللہ تعالیٰ اہل ایمان کو متنبہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں اگر تم نے ان کی اطاعت کی یعنی حلال کو حرام اور حرام کو حلال قرار دینے میں ان کی بات مانی تو تم بھی مشرک ہو جاؤ گے کیونکہ تم نے اللہ کو چھوڑ کر ان مشرکین کی بات مانی ہے، جس بنا پر تم مسلمانوں سے الگ تھلگ ہو گئے، تمہارا اور مشرکین کا راستہ ایک ہو گیا۔

آیات مبارکہ اور الہام

یہ آیات مبارکہ بتلاتی ہیں کہ انسانی دل پر القاء ہونے والے کشف اور الہام کی تصدیق اس وقت کی جا سکتی ہے جب وہ کتاب وسنت کے مطابق ہو۔ اگر یہ کتاب وسنت کے مخالف ہوں تو ان کو رد کر دیا جائے گا اور اگر ان کا حق یا باطل ہونا واضح نہ ہو تو پھر بھی ان پر توقف کرتے ہوئے اس کی تصدیق یا تکذیب نہیں کی جا سکتی کیونکہ الہام اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوتا ہے اور شیطان کی طرف سے بھی ہوتا ہے۔ ان دونوں کے درمیان فرق اور امتیاز کرنا نہایت ضروری ہے کیونکہ ان دونوں میں فرق نہ کرنے والا انسان غلطیوں اور گمراہیوں کا شکار ہو جاتا ہے۔ معلوم ہوا کہ دونوں الہامات کو پرکھنے سے انسان گمراہی اور حق کو پہچان سکتا ہے۔

اخذ شدہ مسائل

(۱) مسلمانوں کا ذبیحہ کھانا جائز ہے کیونکہ وہ بوقت ذبح اللہ کا نام لیتے ہیں۔ (۲) جانور کو ذبح کرتے وقت اس پر اللہ تعالیٰ کا نام (بسم اللہ واللہ اکبر) لینا ضروری ہے (۳) شریعت کے مقابلہ میں خواہشات کی اتباع کرنا حرام ہے (۴) برے کام خواہ ان کا تعلق دل سے ہو یا انسانی اعضاء سے ہو، انہیں ترک کرنا واجب ہے (۵) مشرک، مجوسی اور ملحد کا ذبیحہ حرام ہے (۶) اللہ تعالیٰ کی حلال کردہ چیز کو حرام قرار دینے والا یا حرام کو حلال کرنے والا شخص بھی مشرک ہو جاتا ہے (۷) کشف اور الہام اگر شریعت کے موافق ہوں تو وہ درست اور مخالفت کی صورت میں رد کر دیا جائے گا۔

بقیہ اداریہ

مملکت سعودی عرب کی مثال ہماری آنکھوں کے سامنے ہے، شاہ عبدالعزیزؒ نے اسلامی تعزیرات کا نفاذ کیا جو آج تک نافذ ہے۔ جس میں کسی چھوٹے بڑے کی رعایت نہیں کی جاتی تو اللہ تعالیٰ نے سعودی عرب کو ہر طرح کی مالی خوشحالی نصیب فرمائی۔ آپ اپنی آنکھوں سے سالوں تک سعودی عرب میں اس کے ثمرات دیکھتے رہے ہیں یقیناً آپ کو آل سعودی کی حکومت سے قبل سعودی عرب کی معاشی حالت بھی معلوم ہوگی مگر آج سعودی عرب کی معیشت دنیا بھر کے ترقی یافتہ ممالک میں صف اول میں شمار کی جاتی ہے۔ یہ رحمت اس وقت نازل ہوئی جب موجودہ سعودی حکومت نے اسلامی تعزیرات کا نفاذ کیا اور عدل وانصاف میں کسی کے لیے کوئی رعایت باقی نہ رکھی۔

میاں صاحب! آپ بھی اسی طرح اللہ تعالیٰ پر توکل کرتے ہوئے قوم کو اعتماد میں لیں اور تاریخ میں اپنا نام سنہری حروف میں درج کرا جائیں۔ ورنہ جو ملکی حالات ہیں اس میں سلیم صافی جیسے کالم نگاروں نے تو آپ کے لیے یہ تنبیہ بھی لکھنا شروع کر دی ہے کہ اب کی بار جلاوطنی بھی نہیں ہوگی، آپ ضرور پڑھتے ہوں گے کہ بہت سے کالم نگار بوٹوں کی دھمک سن رہے ہیں۔

ہم آپ کے لیے دعا گو ہیں کہ اللہ کرے آپ تعزیرات اسلامی کا نفاذ کریں، اللہ پاک آپ کی حکومت کو مستحکم بنائے اور پاکستان کو امن کا گہوارہ بنائے اسے اندرونی اور بیرونی دشمنوں سے محفوظ ومامون رکھے اور تاقیامت اسے ایک خوشحال اسلامی ملک کی حیثیت سے قائم ودائم رکھے۔ (آمین)

☆......☆......☆

ناموسِ رسالت اور آزادیٔ اظہارِ رائے

محمد احسان الحق شاہ ہاشمی...... یارو خیل میانوالی

دنیا میں کوئی بھی مذہب اپنے ماننے والوں کو دوسرے مذاہب کے پیشواؤں، رہنماؤں اور اکابر کے بارے میں رکیک، ناشائستہ اور نازیبا الفاظ استعمال کرنے کی اجازت نہیں دیتا۔ اہل اسلام کو اللہ تعالیٰ نے اپنی مقدس کتاب قرآن مجید میں ﴿ولا تسبوا الذین یدعون من دون اللہ﴾ کے الفاظ میں اپنے دشمنوں کو سب وشتم کا نشانہ بنانے سے منع فرمایا ہے۔ حال ہی میں انسانی حقوق کے علمبردار امریکہ کے ٹیری جان نے آزادیِ اظہار رائے کا راگ الاپتے ہوئے پیغمبر اسلام حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں ہتک آمیز رویہ اختیار کرکے ناپاک اور مذموم حرکت کرکے اہل اسلام کا دل دکھایا ہے۔ کیا وہ لوگ نہیں جانتے کہ: ''اس نام سے ہے باقی آرامِ جاں ہمارا'' لیکن ٹیری جان اس حمام میں اکیلا ننگا نہیں، وہ تو اپنے جیسے بے ننگ و نام لوگوں کا پیرو ہے۔ ﴿کذلک قال الذین من قبلھم مثل قولھم تشابھت قلوبھم﴾ ''اسی طرح ان کے اگلوں نے کہا تھا، ان کے دل باہم ملے ہوئے ہیں'' یاد رکھئے ٹیری جان اور اس کے ہمنواؤں نے جو خباثت اُگل دی سو اُگل دی لیکن جو اس کے اندر ہے وہ اس سے کہیں بڑھ کر ہے ﴿قد بدت البغضآء من افواھھم وما تخفی صدورھم اکبر﴾ ''ان کے منہ غصہ ظاہر کر رہے ہیں اور جو بغض ان کے دل میں ہے، وہ اس سے کہیں بڑھ کر ہے۔''

اللہ تعالیٰ نے قرآن کی حفاظت کا ذمہ لیتے ہوئے فرمایا: ﴿انا نحن نزلنا الذکر و انا لہ لحافظون﴾ ''ہم نے یہ قرآن نازل کیا اور ہم ہی اس کی حفاظت کرنے والے ہیں'' اسی طرح اس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حفاظت کا ذمہ بھی خود اٹھاتے ہوئے فرمایا: ﴿واللہ یعصمک من الناس﴾ ''اللہ آپ کو لوگوں کی گزند سے محفوظ رکھے گا۔''

اللہ تعالیٰ نے حیاتِ دنیاوی میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی حفاظت فرمائی۔ لوگوں نے ہلہ بول کر شہید کرنے کی کوشش کی، رب تعالیٰ نے ناکام بنادیا، لوگوں نے پتھر گرا کر کام تمام کرنے کا مذموم ارادہ کیا۔ اللہ ذوالجلال نے ناکام بنادیا، لوگوں نے کھانے میں زہر ملا کر ہلاک کرنے کی ناپاک جسارت کی اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے ناکام بنادیا۔ جب آپ عالم آخرت کو سدھار گئے تو بعض عاقبت نااندیشوں نے آپ کے جسد اطہر کی بے حرمتی کرنا چاہی تو خالق کائنات نے نورالدین زنگی جیسے شخص کے ہاتھوں انہیں تہہ تیغ کرادیا، رہا استہزاء کرنے والوں کا مسئلہ تو فرمایا: ﴿انا کفینک المستھزئین﴾ ایک بدنصیب نے کہا ﴿تبا لک یا محمد﴾ ''اے محمد تیرا ہاتھ ٹوٹ جائے'' تو اس کے جواب میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿تبت یدی ابی لھب و تب﴾ ''تباہ ہو جائیں ابولہب کے دونوں ہاتھ اور وہ خود بھی تباہ ہو۔''

صرف یہی نہیں بلکہ رہتی دنیا تک اس کا انجام دیکھنے والوں کے لئے اپنی آخری اور ابدی الہامی کتاب میں اس کا انجام بیان کرتے ہوئے فرمایا: ﴿سیصلیٰ ناراً ذات لھب﴾ کافروں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کا انکار کیا۔ ﴿و یقول الذین کفروا لست مرسلا﴾ ''تو رسول نہیں ہوسکتا'' فرمایا رب تعالیٰ نے: ﴿یٰس ٥ والقرآن الحکیم ٥ انک لمن المرسلین ٥﴾ ''مجھے قسم ہے حکمت بھرے قرآن کی، بلاشبہ آپ رسولوں میں سے ہیں'' لوگوں نے کہا ﴿ائنا لتارکوا آلھتنا لشاعر مجنون﴾ ''کیا ہم ایک شاعر اور مجنوں کی خاطر اپنے معبودوں کو چھوڑ دیں'' فرمایا: ﴿ن ٥ والقلم وما یسطرون ٥ ما انت بنعمتِ ربک بمجنون﴾ ''ن، مجھے قلم اور جو لکھتے ہیں ان کی قسم تم اپنے رب کی مہربانی

سے مجنوں نہیں ہو۔'' جو انہوں نے شاعر ہونے کا طعنہ دیا تو اس کے جواب میں فرمایا ﴿و ما علمنٰه الشعر و ما ینبغی له﴾ ''ہم نے اسے شاعری نہیں سکھلائی اور نہ ہی اس کی شایانِ شان تھی'' مشرکین مکہ نے خفیہ منصوبہ بندی کی تو رب نے آشکار کرتے ہوئے فرمایا ﴿و ان کادوا لیستفزونک من الارض لیخرجوک منها﴾ اگر یہ لوگ آپ کو شہر مکہ چھوڑنے پر مجبور کرنے کا سوچ رہے ہیں تو سن لیں ﴿فاذا لا یلبثون خلفک الا قلیلا﴾ آپ کے بعد انہیں بھی زیادہ دیر یہاں رہنا نصیب نہ ہوگا اور دنیا نے دیکھا کہ پاک پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم ہجرت فرما کر مدینہ تشریف لے گئے تو ایک سال بمشکل ہی گزرنے پایا تھا کہ ان تھنک ٹینکس کے لاشے بدر کے کنویں میں پڑے تھے۔

آیئے! ذرا تاریخ کے جھروکے میں جھانک کے دیکھئے دنیا کی ہسٹری میں چار شیر خوار بچوں نے کلام کیا۔ایک جب زلیخا نے حضرت یوسف علیہ السلام پر الزام لگایا تو اللہ تعالیٰ نے ایک شیر خوار بچے کو بلوا کر ان کی پاکیزگی ظاہر کی۔دوسرا جب اللہ کے ایک ولی حضرت جریج پر الزام لگا تو اس وقت بھی ایک بچے کی گواہی پر وہ بری ہوئے۔تیسرا فرعون کی بیٹی ماشطہ کے دودھ پیتے بچے نے کلام کیا۔چوتھا جب حضرت مریم بنت عمران علیہا السلام پر الزام لگا تو ان کے شیر خوار بیٹے حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے ان کی بے گناہی کی گواہی دی۔

لیکن جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عصمت پر الزام لگا تو صدیقہ کائنات اور زوجہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پاکدامنی ثابت کرنے کے لیے اللہ تعالیٰ نے سورہ نور کی انیس آیات نازل فرما کر اس کی بے گناہی کی گواہی دی اور یہ بات یہیں پر ختم نہیں ہو جاتی۔اگر لوگوں نے اصحاب محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے بارے میں لب کشائی کی تو رب نے ان کا بھی بھرپور دفاع فرمایا۔کافروں نے کہا: ﴿انؤمن کما آمن السفهآء﴾ ''کیا ہم ان احمقوں کی طرح ایمان لے آئیں'' جواب آیا ﴿الا انهم هم السفهآء﴾ ''خبردار یہ لوگ خود ہی بیوقوف ہیں۔''

آج ٹیری جان اور اس کے ہمنوا یہ سمجھ رہے ہیں کہ ہم نے کمال کر دکھایا۔انہیں معلوم ہونا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ نے ﴿و رفعنا لک ذکرک﴾ کے الفاظ میں امام الانبیاء محمد رسول اللہ ﷺ کی شان بلند فرمائی ہے۔سو کوئی بے لگام اور بدزبان اپنی زبان تو گندی کر سکتا ہے، اپنا اعمالنامہ تو گندا کر سکتا ہے، اپنی آخرت خراب کر سکتا ہے لیکن اس سے آقا علیہ السلام کی شان کبھی کم نہیں ہوگی۔مشہور ہے کہ آسمان پہ تھوکا منہ پہ آتا ہے۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق تو حضرت حسان بن ثابتؓ نے فرمایا تھا:

واحسن منک لم تر قط عین
و اجمل منک لم تلد النساء
خلقت مبرا من کل عیب
کانک قد خلقت کما تشاء

''آدم سے لے کر آج تک کسی آنکھ نے تیرے جیسا حسین کوئی دیکھا نہیں آج تک کسی عورت نے تجھ جیسا خوبصورت کوئی جنا نہیں، تجھے تو اس طرح ہر قسم کے عیب سے پاک پیدا کیا گیا ہے جیسے آپ کو آپ کی مرضی کے مطابق پیدا کیا گیا ہے۔''

ٹیری جان اور اس کے ہمنواؤں نے جو ہمارا دل دکھایا ہے اس پر جس قدر صدائے احتجاج بلند کی جائے کم ہے۔لیکن یاد رکھئے! ہڑتالیں کرنے اور املاک کو نقصان پہنچانے میں ہمارا اپنا نقصان ہے، یہ دیکھ کر تو وہ لوگ بغلیں بجائیں گے اور کہیں گے کہ دیکھو دل ان کا ہم نے دکھایا اور گھر انہوں نے اپنا جلایا۔مزہ تو تب ہے کہ اہل اسلام دشمن لوگوں کی مصنوعات کا بائیکاٹ کریں، ان کی معیشت کو مفلوج کریں۔قربانی دینا سیکھیں، کل جس نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی نجات کی خاطر تکالیف برداشت کیں۔آج یہ ان کی خاطر پتے کھانا گوارا کر لیں مگر حرمتِ رسول پر آنچ نہ آنے دیں۔تم معاشی پابندیوں سے نہ گھبراؤ، تمہیں تو آقا علیہ السلام پیٹ پتھر باندھنا سکھلا گئے، اگر ناموس مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی خاطر بھوکوں مر جاؤ گے تو یہ بھی تمہارے لیے سعادت ہوگی۔یاد رکھئے! جو مرنا نہیں جانتے، کوئی انہیں جینے حق بھی نہیں دیتا۔

☆.......☆.......☆

تبصرہ کتاب

نام کتاب: خطبات سورۃ الحجرات

تالیف: پروفیسر حافظ عبدالستار حامد وزیر آبادی

تبصرہ نگار: عبدالرشید عراقی

قرآن مجید اللہ تعالیٰ کی آخری کتاب ہے جو اس نے اپنے آخری پیغمبر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل فرمائی ہے۔ قرآن مجید وہ عظیم کتاب ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے تمام بنی نوع انسانوں کی ہدایت کے لیے احکام نازل فرمائے ہیں۔ قرآن مجید ایک بے مثال اور لاجواب کتاب ہے اس کی صداقت میں ہرگز شک وشبہ کی گنجائش نہیں ہے اور یہ تمام لوگوں کے لیے مینارۂ نور ہے۔

قرآن مجید نے جو واقعات بیان فرمائے ہیں اُس میں اس قدر نصیحت ووعظ اُجاگر ہے کہ مطالعہ کرنے والا شخص متاثر ہوئے بغیر رہ نہیں سکتا اور اس میں پُرمغز حکمت ودانائی کے مربوط جملے موجود ہیں جن کے مطالعہ سے عقل بحر تحیر میں مشغول ہو جاتی ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ عالم غیب کی خبریں ایسی ثقاہت سے پیش کی گئی ہیں کہ ان سے انکار کی گنجائش نہیں۔ بہر حال یہ حقیقت ہے اور اس پر تمام مسلمانوں کا ایمان ویقین بھی ہے کہ: قرآن مجید اللہ تعالیٰ کا کلام ہے جو اس نے اپنے آخری پیغمبر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر مکہ اور مدینہ کے اندر عرصہ ۲۳ سال میں نازل فرمایا۔

اللہ تعالیٰ کا یہ کلام حمید بالکل اُسی اصلی حالت میں موجود ہے جو آج سے ۱۴سو سال پہلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا تھا۔ اس میں کسی ایک لفظ، حرف، زبر، زیر، پیش اور نقطے کی تبدیلی بھی نہیں ہوئی کیونکہ اس کی حفاظت کی ذمہ داری خود رب العالمین نے اپنے ذمہ لیتے ہوئے یہ نوید بھی سنائی ہے: ﴿انا نحن نزلنا الذکر وانا له لحفظون ۝﴾ "بیشک ہم نے اس قرآن کو نازل فرمایا ہے اور ہم ہی اس کے محافظ ہیں۔"

سورۃ الحجرات مدینہ منورہ میں نازل ہوئی۔ جمہور علمائے اسلام اور مفسرین کا اس سورۃ کے مدنی ہونے پر اجماع ہے۔ اس سورۃ کی آیات مختلف مواقع پر نازل ہوئیں اور یہ سورت مختلف احکام کا مجموعہ ہے۔ اس سورۃ کا مرکزی موضوع آداب کی تعلیم ہے۔ اس کی آیات کی تعداد (۱۸) ہے۔ اس میں اعتقاد، اخلاق، سیرت وکردار کا محل تعمیر کیا جا سکتا ہے۔ جن کی برکت سے معاشرے میں اُنس ومحبت اور ایثار کی فضا پیدا کی جا سکتی ہے۔

اس سورہ مبارکہ میں جن موضوعات کو زیر بحث لایا گیا ہے اُن کی تفصیل حسب ذیل ہے: (۱) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ادب واحترام او. رسول اللہ سے گفتگو میں آپ کے ادب واحترام کو ملحوظ خاطر رکھنے کی ہدایت اور اگر ادب واحترام کو نہ اپناؤ گے تو تمام عمر کے اعمال ضائع ہو جائیں گے (۲) جب بھی کوئی غیر معتبر آدمی بات کرے تو بغیر تحقیق کے آگے کسی دوسرے آدمی سے بیان نہ کی جائے (۳) جب اہل ایمان کے دو گروہوں کے مابین جھگڑا ہو جائے تو دونوں گروہوں کے درمیان صلح کرا دیا کرو۔

علاوہ ازیں اس سورۃ کے مضامین اور احکامات کا خلاصہ یہ ہے کہ: اللہ تعالیٰ اسلامی معاشرے کو صحت مند بنیادوں پر استوار کر کے ترقی و خوشحالی کی راہ پر گامزن دیکھنا چاہتا ہے۔ اس لیے اُن تمام باتوں سے منع کر دیا ہے جو دلوں میں نفرت، تفاوت، حسد وبغض اور عداوت کی تخم ریزی کرتے ہیں۔ ایک دوسرے کا مذاق اُڑانا، ایک دوسرے کی عیب جوئی اور نکتہ چینی کرنا چغلی کرنا، ایک دوسرے کو بُرے القاب سے یاد کرنا وغیرہ، یہ سب باتیں ایسی ہیں جن کے ارتکاب سے دل میں نفرت پیدا ہوتی ہے اسی لیے اہل ایمان کو ان چیزوں سے بچنے کا حکم دیا گیا ہے۔

پروفیسر حافظ عبدالستار حامد مرکزی جمعیۃ اہلحدیث پاکستان کے معروف عالم دین اور ہردلعزیز مقرر ہیں، علوم اسلامیہ پر ان کی گہری نظر ہے ٹھوس اور قیمتی مطالعہ ان کا سرمایہ علم ہے تفسیر قرآن میں ان کو خاص ملکہ حاصل ہے اور اس فن میں ان کا مطالعہ بہت وسیع ہے۔ تفسیر قرآن پر ان کی دس کتابیں بصورت خطبات شائع ہو چکی ہیں۔ خطبات سورۂ الحجرات ان کی گیارھویں تصنیف ہے۔

یہ کتاب (۱۸) خطبات پر مشتمل ہے اور خطبات کی تفصیل ملاحظہ فرمائیں: (۱) فرمان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا احترام (۲) تقویٰ کی

اہمیت وضرورت (۳) ذات رسول کا احترام (۴) ناموس رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے آداب (۵) صحابہ کرامؓ کے امتحانات (۶) گستاخان رسول کا انجام (۷) تحقیق خبر (۸) صحابہ کرامؓ کا مثالی ایمان (۹) اہل ایمان کے درمیان صلح (۱۰) اسلامی اخوت (۱۱) معاشرتی آداب (۱۲) بدگمانی اور جاسوسی (۱۳) غیبت کی مذمت (۱۴) انسانی مساوات (۱۵) ایمان اور اسلام (۱۶) اطاعت رسولؐ کے فائدے (۱۷) حقیقی مومن کی پہچان (۱۸) علم الٰہی کی وسعت۔

پروفیسر صاحب کی ایک خوبی خاص طور پر قابل ذکر ہے کہ آپ آیات قرآن کی تفسیر بڑے آسان اور سہل الفاظ میں بیان کرتے ہیں اور مضمون کے متعلقہ موضوع کی تشریح احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سے کرتے ہیں۔ اس سے عبارت میں ندرت پیدا ہوتی ہے اور پڑھنے والے کے دل میں یہ شوق پیدا ہوتا ہے کہ میں اپنا مطالعہ جاری رکھوں

ایک خطبہ کا اقتباس ملاحظہ فرمائیں کہ حافظ صاحب نے ایسے عمدہ انداز میں مسئلہ کی وضاحت فرمائی ہے کہ عبارت بار بار پڑھنے کی آرزو پیدا ہوتی ہے۔ خطبہ نمبر (۱۲) کا عنوان ہے ''بدگمانی اور جاسوسی'' اور اس میں ایک ذیلی عنوان ہے ''بدگمانی سے کفر تک''۔

حافظ صاحب لکھتے ہیں کہ: ہر مسلمان کو ہمیشہ اللہ تعالیٰ کی رحمت، فضل وکرم، مہربانی اور عنایات ونوازشات کے بارے میں پرامید، خوش گمان اور طالب خیر رہنا چاہیے، کبھی بھی اور کسی بھی حالت میں ذات الٰہی کے بارے میں سوءظنی کا شکار نہیں ہونا چاہیے کیونکہ بعض اوقات اللہ رب العزت کے متعلق بدگمانی انسان کو کفر تک پہنچا دیتی ہے۔ جیسا کہ ہمارے بعض لوگوں کا گمان وخیال بلکہ پختہ نظریہ اور عقیدہ بن چکا ہے کہ فلاں ہستی کے عُرس کے موقع پر بارش ضرور ہوتی ہے۔ فلاں بزرگ کے سالانہ پروگرام پر اندھیری ضرور چلتی ہے۔ فلاں ذات کے میلے کے دن طوفان آتا ہے۔ علیٰ ہذا القیاس اس طرح کے خیال اور توہمات انسان کو کفر وشرک میں مبتلا کر دیتے اور عقیدۂ توحید سے دور کر دیتے ہیں۔

آیئے مسئلہ کی مزید وضاحت کے لیے امام الرسل جناب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک حدیث مبارکہ کا مطالعہ کرتے ہیں۔ صحابی رسول جناب زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیبیہ کے مقام پر فجر کی نماز پڑھائی جبکہ رات کو آسمان سے بارش نازل ہو چکی تھی۔ نماز فجر سے فراغت کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ تمہارے پروردگار نے کیا فرمایا ہے؟ لوگوں نے عرض کی کہ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہی کو علم ہے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میرے بندوں میں سے بعض کی صبح ایمان پر ہوئی اور بعض کی کفر پر، جس نے کہا کہ بارش اللہ تعالیٰ کے فضل اور رحمت کی وجہ سے ہوئی ہے وہ مجھ پر ایمان لایا اور تاروں کی تاثیر سے انکاری ہوا اور جس نے کہا کہ بارش تو تاروں کی گردش سے ہوئی ہے تو اس نے میرے ساتھ کفر کیا اور تاروں پر ایمان لایا۔

[صحیح مسلم، کتاب الایمان]

حافظ عبدالستار حامد حفظہ اللہ لکھتے ہیں کہ: یہ حدیث طیبہ ہمیں دعوت دیتی ہے کہ ہم اپنے عقائد واعمال کا محاسبہ کریں اور اپنے روزمرہ کے حالات اور معمولات کا جائزہ لیں۔ ہم میں سے کتنے لوگ ایسے ہیں جو بے خیالی میں ایسی باتیں کر جاتے ہیں جو انہیں مسلمانی سے نکال کر کفر وشرک تک پہنچا دیتی ہیں اور اللہ تعالیٰ کی ناراضگی، غصہ اور غضب کا سبب بن جاتی ہیں۔ [صفحہ: ۳۸۱، ۳۸۲]

یہ کتاب واعظین، علماء اور خطباء کے لیے ایک عظیم تحفہ ہے۔ ہر وہ عالم، خطیب وواعظ جو دین اسلام کی اشاعت اور قرآن وحدیث کی دعوت کو عام کرنے کا داعی ہے اُس کو اس کتاب کا مطالعہ کرنا چاہیے۔ علاوہ ازیں جو مسلمان دین اسلام سے محبت رکھتے ہیں اور دینی ومذہبی لٹریچر کے مطالعہ کا ذوق رکھتے ہیں اُن کی خدمت میں گزارش ہے کہ وہ اس کتاب کا ضرور مطالعہ کریں اور اپنی لائبریری کی زینت بنائیں۔ محترم حافظ عبدالستار حامد صاحب بھی مبارکباد کے مستحق ہیں جنہوں نے مسلم حضرات کے لیے ایک نفیس اور عمدہ تحفہ پیش کیا ہے۔

☆......☆......☆

ضرورت برائے خادم

اگر کسی ادارہ میں خادم کی ضرورت ہو تو درج ذیل نمبر پر رابطہ کر سکتے ہیں۔ [0347-4762895]

اسلام اور مغرب

پروفیسر رعیت علی

یورپی اور امریکی تمدن کی شاندار عمارت کو گھن لگ چکا ہے، قرون مظلمہ کی ظلمتوں سے عصر جدید کے حیرت انگیز اور بے مثال علمی، فکری تکنیکی اور مادی ترقی کے سفر تک مغرب نے مادی میدان میں قابل تحسین رفعت وعظمت حاصل کی۔ لیکن اخلاقی، روحانی، مذہبی اور تہذیبی میدان میں مغرب کو عبرت انگیز ناکامیوں سے سابقہ پڑا۔ اہل کلیسا کی ناانصافیوں اور جہالتوں کے ساتھ ٹکراؤ کے نتیجے میں مغرب مذہب کی عطا کردہ تہذیبی اقدار سے بھی تہی دامن ہوگیا۔ مغرب کے سماجی، تہذیبی، سیاسی اور معاشی مفکرین و ماہرین نے فیصلہ صادر کردیا کہ مذہب ایک خوفناک اور بھیانک نظام ہے جو کہ ظالم طبقوں نے اپنے سیاسی اور سماجی اقتدار کو دوام بخشنے کے لیے وضع کیا ہے۔ لیکن افسوس کی بات تو یہ ہے کہ تاریخ انسانی کے ذہین ترین مفکرین نے غیر جانبداری اور حقیقت پسندی کے ساتھ مذہب کا تحقیقی مطالعہ کرنے کی زحمت گوارا نہ کی۔ اگر وہ ایسا کرتے تو یقیناً وہ مذہب کے دامن سے اخلاق و تمدن اور تہذیب ومعاشرت کے لیے گوہر نایاب تلاش کرلیتے۔ لیکن اس کے برعکس انہوں نے مذہبی حقائق کو تسلیم کرنے سے ہی انکار کردیا۔ انہوں نے کہا کہ مذہب تو ایک افیون ہے جو انسانی ترقی کی راہ میں رکاوٹ ڈالتا ہے۔ بقول ان کے مذہب دور قدیم کی وحشت اور تاریک خیال کی تخلیق ہے، مذہب خرافات اور توہمات کا مجموعہ ہے۔ مذہب کا سرچشمہ تو انسان کے ادھورے خواب اور جادو کی فضول رسومات ہیں۔

ان کے مقدمہ کے مطابق مذہب تو جنونی افراد کے ہاتھوں میں ایک مہلک ہتھیار ہے، جس سے وہ انسانیت کے امن کو تاخت وتاراج کرتے ہیں حالانکہ یہ سارے بیانات مبالغہ آرائی اور ناانصافی پر مبنی ہیں۔ یہ درست ہے کہ مذہب کے نام پر مفاد پرست طبقوں اور افراد نے انسانیت کو ناقابل بیان اذیتوں سے دوچار کیا۔ لیکن یہ حقیقت میں مذہب کی مسخ شدہ صورتیں تھیں جسے بدقماش اور بددیانت افراد نے مذہب کے نام سے عامۃ الناس کے سامنے پیش کیا اور اس طرح انسانیت کو گمراہ کرنے کے ساتھ ساتھ اس کا معاشی استحصال بھی کیا۔

سیاسی آمروں اور بادشاہوں نے اپنے اقتدار کے تحفظ کے لیے مذہب ہی کا سہارا لیا۔ اہل کلیسا نے معاشرے میں مذہبی اور سیاسی وسماجی قیادت وسیادت کی گدی پر قبضہ جمانے کے لیے مذہب ہی کا نام استعمال کیا مذہب کے نام سے سماجی اقتدار کی منزل کا خواب دیکھنے والے مذہبی بہروپیوں اور مذہب کی مخالفت کرنے والے لادینیت زدہ گروہوں میں سے دونوں طبقوں نے مذہب کے ساتھ ظلم کا رویہ اختیار کیا۔ اس دور میں اگر یہودیت اور عیسائیت ہندومت اور بدھ مت، مجوسیت اور ستارہ پرستی کے نام سے مذہب کے مختلف نمونے (پیراڈائمز) بے لاگ مادی مفکرین اور محققین کی میزان تحقیق میں واقعیت واصلیت کے معیار پر پورے نہ اتر سکے۔ کیا سائنس اور حکمت ودانش کے اس زریں دور میں اسلام کا آفتاب جہاں آراء اپنی تابانیوں اور درخشانیوں کے ساتھ انسانیت اور تہذیب کے ایوانوں میں لمعہ افگنی نہیں کررہا تھا کہ وہ اس کی طرف رجوع کرتے اور اس دین مبین میں حقائق ومعارف کے بے مثال اور سنہری جواہر پارے ڈھونڈ لیتے۔

عصر جدید میں اسلام ایک زندہ حقیقت کا نام ہے۔ اسلام پندرہ صدیوں سے انسانیت کی گم کردہ راہ نسلوں کو علم وحکمت اور راستی وعدل کی روشنی سے متمتع کررہا ہے۔ بلکہ آدم علیہ السلام سے لے کر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم تک اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے دور منور سے لے کر انفرمیشن ٹیکنالوجی کے جدید عہد تک اسلام اپنی بے نظیر اخلاقی، سماجی، تمدنی اور تہذیبی تعلیمات سے کروڑوں اور اربوں انسانوں کے قلوب واذہان کو عقیدۂ توحید، بندگی رب، خدمت انسانیت، تکریم انسانیت، مساوات وعدل اور تقویٰ وطہارت کی تعلیمات سے روشن کرچکا ہے۔

حقیقت پسندی، عدل واحسان اور روشن خیالی وحریت پرستی کی تابندہ اقدار کا حامل دین ہے۔ آج کی بھولی بھٹکی اور سسکتی، تڑپتی انسانیت کو اسی دین مبین کے دامن میں پناہ اور عافیت نصیب ہوسکتی ہے۔ اسلام کی تعلیمات میں عصر جدید کے تمام سلگتے مسائل کا حل موجود ہے کیونکہ اسلام کی تمام اقدار اللہ تعالیٰ کی بندگی، انسانیت کی خدمت، اخلاقی قدروں کی پابندی اور الکسب واسعی پر مبنی ہے۔ اسلام اللہ ہو کے نعرے لگانے والے تساہل پسند اور غفلت شعار پیروں، فقیروں اور جوگیوں سادھوؤں کا دین نہیں ہے بلکہ یہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ کا دین ہے جو صرف اور صرف عمل اور محنت پر یقین رکھتے تھے۔

بابا جی کا وعدہ پورا ہو گیا

حافظ محمد شریف اشرف، تحصیل صدر پریس کلب چونیاں

راقم الحروف جب بھی شیخ الحدیث ولی کامل بابا جی مولانا محمد یوسف صاحب مرحوم کی زیارت کے لیے حاضری دیتا تو بابا جی وعدہ لیتے کہ جنازہ میں آؤ گے؟ پھر فرماتے کہ میرا نام لے کر دعا کرنا کہ یا اللہ "یوسف کو معاف کر دینا" اور اگر کبھی حاضری میں تاخیر ہو جاتی تو حاضر ہونے کے لیے برادر محترم پروفیسر عبید الرحمن سے فون کرواتے تھے۔

ایک مرتبہ ظہر کی نماز پڑھانے کے لیے عبیدالرحمن مصلیٰ امامت پر کھڑے ہو گئے تو بابا جی نے ان کو حصا پیچھے کر دیا اور مجھے حکماً نماز پڑھانے کے لیے کہا۔ حالانکہ بندہ ناچیز اس لائق تو نہ تھا مگر بابا جی کی والہانہ عقیدت محبت تھی۔ بابا جی محی الدین لکھوی نے جو سی حرفی (نیکیاں کمالے جہاں نال جاوناں) لکھی اور میرے برادر محترم مولانا محمد امین گہلوی نے شائع کروائی تھی، مجھ سے سپیشل منگوائی اور سنانے کو کہا، اس دوران زار و قطار روتے رہے۔

آپ یہ دعا بھی کرتے تھے کہ میری موت کی وجہ سے کسی کو کوئی پریشانی نہ ہو۔ یہ بھی دعا قبول ہوگئی کہ 12 ربیع الاول 2014ء کی رات کو گہرے بادل چھائے ہوئے تھے لیکن دن کے وقت موسم خوشگوار ہو گیا۔ پھر ملک میں تعطیل بھی تھی جس پر ہزاروں لوگ چلے آئے۔ وصیت کے مطابق ان کے صاحبزادے پروفیسر ڈاکٹر عبدالرحمن یوسف نے رقت آمیز انداز میں نماز جنازہ پڑھائی۔ دوسری مرتبہ پروفیسر ثناء اللہ خاں نے پڑھائی۔ نماز جنازہ میں علماء وشیوخ الحدیث، حفاظ کرام (طلباء) و دیگر نے ہزاروں کی تعداد میں شرکت کی۔

بابا جی نے 94 سال کی عمر پائی۔ آپ 1919ء مشرقی پنجاب کے ضلع فیروز پور گاؤں چک سومیاں اعوان میں پیدا ہوئے۔ والد محترم کا اسم گرامی کمال دین اور دادا فضل حق تھے۔ آپ نے مولانا عطاء اللہ لکھوی، مولانا نیک محمد، مولانا محمد حسین ہزاروی، مولانا عبدالرشید بھوجیانوی و دیگر سے تعلیم حاصل کی۔ تحقیقی مسائل سے انہیں بہت شغف تھا۔ 1944ء میں فارغ التحصیل ہوئے اور 1952ء میں والد محترم کے نام پر "جامعہ کمالیہ دارالحدیث" کا اجراء کیا۔ مجتہد العصر مفتی دوراں حافظ عبداللہ محدث روپڑیؒ اور شیخ الحدیث حافظ محمد گوندلویؒ نے سنگ بنیاد رکھی۔

بابا جی نے ساری زندگی عوام میں گھل مل کر گزار دی۔ راجووال اور دیگر علاقوں میں کلمہ توحید بلند کیا اور لوگوں کو بدعات وخرافات سے روکنے کے لیے متعدد کتابیں بھی تصنیف کیں۔ جرائم اور خرافات، فلمی اشتہارات اور ایکٹرسوں کی تصاویر کی وجہ سے پوری زندگی اخبار گھر لے کر نہیں گئے۔ آپ جمعیت اہلحدیث اوکاڑا کے امیر بھی رہے ہیں۔

1953ء کی تاریخ ختم نبوت کے دوران ساہیوال جیل میں قید رہے اور وہاں درس قرآن دیتے رہے۔ آپ کی مہمان نوازی بھی اپنی مثال آپ تھی۔ مولانا کی شادی ان کی سگی خالہ کی بیٹی سے ہوئی تھی۔ نکاح خواں ولی کامل شاہ عبدالرحمن جو ہزاروں احادیث کے حافظ تھے۔ حق مہر میں سورۃ نور باندھی کہ اپنی بیوی کو سورۃ نور کا ترجمہ اور تفسیر پڑھانا جس پر آپ نے عمل بھی کیا۔ متعدد مقامات پر آپ نے مساجد بھی تعمیر کروائیں۔ آپ سال با سال تدریس میں مشغول رہے۔ بیسیوں دفعہ بخاری شریف پڑھائی۔ آپ کے شاگردوں کی تعداد بہت زیادہ ہے۔

بابا جی مرحوم کے چار بیٹے مولانا عبداللہ سلیم مرحوم، پروفیسر ڈاکٹر عبدالرحمن، پروفیسر عبیدالرحمن محسن جو اس وقت جامعہ کمالیہ دارالحدیث کے ناظم ہیں، حافظ عبیداللہ احسن اور چھ بیٹیاں ہیں۔ آپ اکثر طلباء کے ساتھ شفقت سے پیش آتے اور مستحق طلباء کی مالی معاونت بھی کرتے۔ اس کے علاوہ عمدہ کارکردگی دکھانے والے طلباء کی حوصلہ افزائی بھی کرتے تھے۔

جامعہ کمالیہ اور ریاض الحدیث للبنات بابا جی مرحوم کے لگائے ہوئے پودے ہیں جن کی آبیاری پروفیسر ڈاکٹر عبدالرحمن، پروفیسر عبیدالرحمن محسن، حافظ عبیداللہ احسن، مولانا عنایت اللہ امین، مولانا محمد رفیق زاہد و دیگر اساتذہ کرام کر رہے ہیں۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ بابا جی مرحوم کی حسنات کو شرف قبولیت سے نوازے اور سیئات سے درگزر فرما کر انہیں جنت الفردوس عطا فرمائے۔ آمین

☆......☆......☆

حافظ عبدالقادر روپڑی رحمۃ اللہ علیہ کی یاد میں

ڈاکٹر مسعود ثاقب گوجر بن مولانا شہاب الدین ثاقب زیرویؒ، ملتان

مورخہ 8 دسمبر 2013ء ملتان خبریں اخبار میں مضمون حضرت مولانا حافظ عبدالقادر روپڑیؒ پڑھا تو راقم ماضی کے جھروکوں میں کھوگیا اور یہ خیال گزرا کہ میں بھی مرحوم کی علمی خدمات اور مجاہدانہ کردار کو موجودہ اور آنے والی نسل تک پہنچاؤں۔ کم علمی کے باعث جرأت کر رہا ہوں تاکہ لوگ عظیم خطیب، مناظر اور بہترین مقرر کی جماعت اہلحدیث اور ملک وملت کی خدمات سے روشناس ہوسکیں۔

باقی جو امیر جماعت اہلحدیث پاکستان حافظ عبدالغفار روپڑی، برادرم حافظ عبدالوہاب روپڑی اور عارف سلمان روپڑی اور دیگر مشاورت سے 6 دسمبر 1999ء کو جب مرحوم کی وفات ہوئی تھی اُس ہفتہ کو "حافظ عبدالقادر روپڑیؒ" سے منسوب کرکے یادتازہ کی تو دل باغ باغ ہوگیا۔ تاکہ موجودہ علمائے کرام بھی اُن کے نقش قدم پر چل کر دین کی سربلندی کے لیے ہمہ تن مصروف رہیں۔ جیسا کہ موجودہ برادران روپڑی مرحوم کے مشن کی آبیاری میں مصروف عمل ہیں۔ کالم پڑھتے پڑھتے جب ان الفاظ سے نظر گزری کہ مرحوم نے زمانہ طالب علمی سے ہی مناظروں کا آغاز کردیا تھا، مقابلے میں بھی عقیدے اور مسلک کے لوگ سامنے آتے رہے۔

راقم کو بھی والد محترم مولانا شہاب الدین ثاقب زیرویؒ جو کہ پنجابی ادب کے مشہور شاعر ہیں۔ مرحوم کا ایک واقعہ سنایا تھا وہ بھولا ہوا یاد آگیا ویسے واقعات تو بہت ہیں مگر طوالت کے باعث اسی پر اکتفا کروں گا۔ ایک مرتبہ انڈیا (گاؤں کا نام یاد نہیں) کے اندر فاتحہ خلف الامام کے موضوع پر مناظرہ تھا۔ اسٹیج پر حافظ عبداللہ محدث روپڑیؒ اور حافظ محمد اسماعیل روپڑیؒ تشریف فرما تھے اور مناظرہ حافظ عبدالقادر روپڑیؒ نے کرنا تھا۔ جب اسٹیج سے اعلان ہوا کہ دوسری طرف سے مولانا محمد علی جالندھریؒ نے مناظرہ کرنا ہے۔ اعلان سنتے ہی مولانا محمد علی جالندھری اُٹھے اور مائیک پر آکر کہنے لگے کہ ہمارا خیال تھا کہ مناظرہ حافظ عبداللہ یا حافظ اسماعیل کریں گے مگر انہوں نے ایک بچے کا اعلان کردیا ہے۔

یہ بات کرنی تھی۔ مرحوم اسٹیج سے اُٹھے اور مائیک پر آکر فرمانے لگے کہ حضرت بچے بھی تو مرسکتے ہیں۔ بدر میں ابوجہل کو بھی تو بچوں نے قتل کیا تھا یہ الفاظ سن کر مولانا محمد علی جالندھری جوش میں آگئے اور مطالبہ شروع کردیا کہ یہ الفاظ واپس لیے جائیں ورنہ مناظرہ نہیں ہوگا۔ بالآخر اصرار کرنے پر حافظ محمد اسماعیل روپڑیؒ اُٹھے اور فرمانے لگے ارے الفاظ واپس دو۔ کیا ہوا اگر بچے کے منہ سے یہ الفاظ نکلے ہیں تو لاؤ کیا واپس کرتے ہو۔ سناٹا چھانے کے بعد مناظرہ ہنگامے کی نذر ہوگیا۔ حافظ عبدالقادر روپڑی مرحوم اپنی حاضر جوابی کی بدولت مناظروں میں فتح پاتے اور آپ کی جماعت کے لیے خدمات کسی سے پوشیدہ نہیں۔

حافظ صاحب مرحوم کی زندگی ایک مثالی تھی۔ اگر تحریک آزادی شروع ہوئی تو اپنا لوہا منوایا اور جابر سلطان کے سامنے کلمہ حق بلند کیا۔ اگر ختم نبوت کا مسئلہ درپیش آیا تو مرحوم پیش پیش رہے اور اگر کسی نے مسلک اہلحدیث پر وار کیا تو سیسہ پلائی ہوئی دیوار بن گئے۔

حافظ صاحب مرحوم کا میرے والد محترم سے دیرینہ تعلق تھا۔ جس کی بنا پر جب بھی جنوبی پنجاب کے تبلیغی دورے پر آتے تو سیدھے ملتان مظفر آباد کینٹ والی مسجد میں تشریف لاتے اور راقم الحروف سے بہت پیار کرتے تھے، اکثر جلسوں میں، میں ساتھ ہوتا تھا۔ اس سے قبل بھی راقم نے ایک جلسہ کی روداد قلم بند کی ہے جو کہ تنظیم اہلحدیث کے شمارے کے علاوہ اکثر اخباروں میں شائع ہوئی تھی۔

الحمدللہ ہمارا گھر علماء کا مسکن تھا، جہاں اکثر مفتی جماعت اہلحدیث مولانا محمد صدیق آف سرگودھا، مولانا اسداللہ بھامبڑوئیؒ، مولانا عطاء اللہ طارقؒ، مولانا عبدالجبار فانیؒ کے علاوہ دیگر علمائے کرام کثیر تعداد میں تشریف لاتے تھے۔ الحمدللہ راقم کو ان تمام کی بہت زیادہ خدمت کا موقع اللہ تعالیٰ نے عطا فرمایا ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومین کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے آمین

حافظ عبدالقادر روپڑیؒ کی محبت میں قلم نے بہت سوں کی یاد تازہ کر دی ہے۔ مرحوم ایک مرتبہ ہمارے پاس ملتان نماز عصر سے تھوڑی دیر پہلے تشریف لائے اور نماز کی ادائیگی کے بعد مجھے حکم دیا کہ سائیکل لے کر آؤ، جب میں سائیکل لے کر آیا تو مرحوم نے کلہ پر مشتمل پگڑی اور چہرے پر رومال لپیٹا اور مجھے بھی ساتھ لے کر پاک گیٹ پہنچے تو وہاں خواجہ سیف الرحمٰن کے گھران سے ملے۔ اسی دوران مولانا محمد ادریس عتیق بھی آگئے۔ رات کا جلسہ تھا، لوگ دور دراز سے آئے ہوئے تھے، تقریر کا کیا منظر تھا سبحان اللہ جب حافظ صاحب قرآن پڑھتے تو حاضرین پر سکتہ طاری ہو جاتا۔

راقم الحروف نے اپنے شفیق قائد کے ساتھ بہاولنگر، بہاولپور و دیگر بڑے بڑے شہروں کے مضافات میں جلسوں پر بھی اونٹوں، سائیکل اور جیپوں پر بیٹھ کر طویل سفر کیا ہے۔ جب بھی حافظ صاحبؒ کا تذکرہ ہوتا ہے آنکھوں میں آنسو آجاتے ہیں اور بہت سی یادیں تازہ ہو جاتی ہیں لیکن اب جب جامعہ اہلحدیث چوک دالگراں لاہور آتے ہیں تو نظر خاندان روپڑیہ کے چشم و چراغ مفسر قرآن حافظ عبدالوہاب روپڑی حفظہ اللہ پر پڑتی ہے تو دلی تسکین ہوتی ہے اور زبان سے بے ساختہ دعائیہ الفاظ نکلتے ہیں: اے اللہ حافظ صاحب مرحوم کی اس نشانی کا سایہ ہمارے سر پر تادیر قائم رکھنا۔ آمین

قارئین کرام سے دردمندانہ گزارش!

آپ بخوبی اس چیز سے واقف ہیں کہ اس کمر توڑ مہنگائی اور پُرفتن دور میں دین اسلام کی اشاعت کس قدر مشکل ترین کام ہے۔ اِس دور میں جس میں پرنٹ میڈیا اور الیکٹرانک میڈیا اسلامی تعلیمات کے برعکس یہودی لٹریچر کو فروغ دینے میں مصروف عمل ہے۔ دشمنان اسلام کی ان ناپاک سازشوں کو روکنے کا ایک ذریعہ اسلامی تعلیمات کی اشاعت کرنا بھی ہے اور اس کے لیے آپ جیسے غیور مسلمانوں کا تعاون نہایت ضروری ہے۔

اس سلسلہ میں ہمارا جریدہ ''ہفت روزہ تنظیم اہلحدیث'' خدمتِ اسلام میں دن رات کوشاں ہے۔ آپ اس دینی اشاعت کو بڑھانے کے لیے اپنا تعاون جاری رکھیں اور جن احباب نے زرِ سالانہ ابھی تک ادا نہیں کیا وہ مہربانی فرما کر جلد از جلد نقدی یا منی آرڈرز کے ذریعے ارسال فرما کر شکریہ کا موقع دیں۔ شکریہ۔

والسلام

ادارہ ہفت روزہ تنظیم اہلحدیث لاہور

0345-7656730

قرآن وسنت کانفرنس

قرآن وسنت کے دلائل وبراہین کو بروئے کار لا کر اپنی بات کو دوسروں تک پہنچانے اور ان کے جواب کو صبر وتحمل کے ساتھ سننا اور ہر قسم کی کڑوی کسیلی بات کو خندۂ پیشانی سے برداشت کرنا جماعت اہلحدیث پاکستان کا طرۂ امتیاز ہے۔ علمائے اسلام فرقہ پرستی یا ذاتی رنجشوں کی بنا پر زبردستی کسی کے مسلک پر اپنی رائے تھوپنے کی کوشش ہرگز نہ کریں بلکہ حق کا پرچار کرنے کے لیے عفوودرگزر کا مظاہرہ کرتے ہوئے مشن انبیاء علیہم السلام (دعوت واصلاح) کو جاری رکھیں۔ [وقار عظیم بھٹی میر محمدی]

جماعت اہلحدیث پاکستان کے زیراہتمام جامع مسجد اللہ اکبر اہلحدیث چوک عائشہ صدیقہؓ خانکے موڑ ضلع قصور میں مورخہ 25 جنوری 2014ء بروز ہفتہ بعد از نماز عشاء زیر صدارت محترم قاری عبدالوحید خطیب مسجد ہذا، زیر سرپرستی قاری عبیداللہ احسن، زیر نگرانی حافظ محمد ناظم متعلم جامعہ اہلحدیث لاہور ''قرآن وسنت کانفرنس'' جو کہ حافظ محمد ریاست متعلم جامعہ اہلحدیث لاہور کے بھانجے کی پیدائش کے پُرمسرت موقع پر منعقد کی گئی۔ اسٹیج سیکرٹری کے فرائض قاری عبیداللہ احسن نے سرانجام دیئے۔ کانفرنس کی کاروائی کا آغاز محترم قاری شاہد محمود العاصم اور قاری صبغت اللہ احسن کی تلاوت کلام مجید سے ہوا۔ قرائے کرام نے اپنی مسحور کن آواز میں تلاوت کرکے سامعین سے خوب داد حاصل کی جبکہ نظم کی سعادت حافظ محمد ریاست کے حصہ میں آئی۔

بعدازاں خطابات کا سلسلہ شروع ہوا تو مولانا فیصل عثمان و مولانا اکرم شاکر نے خطاب کرتے ہوئے کہا جس طرح غیر مسلم قوتیں متحد ہوکر اسلام کو نقصان پہنچانے اور غیر شرعی لٹریچر کو فروغ دینے میں کوئی کسر باقی نہیں چھوڑ رہی ہیں۔ ایسے پُرفتن دور میں علمائے اسلام کا اتحاد انتہائی ضروری ہے۔ علاوہ ازیں قاری عبدالوحید نے خطاب کرتے ہوئے کہا علماء انبیاء کے وارث ہیں، انہیں اس وراثت کو امانت ودیانت اور اخلاص کے ساتھ ادا کرنا چاہیے۔ قاری عبیداللہ احسن نے کہا کہ اسلام دین رحمت ہے، اسلام اپنے ماننے والوں کو اخوت وبھائی چارے کا درس دیتا ہے۔

حافظ سلمان احمد نے کہا کہ تمام دینی جماعتوں کو چاہیے کہ وہ اپنے اندر اتحاد واتفاق پیدا کریں اور فرقہ واریت سے اجتناب کرتے ہوئے پرچم اسلام کی سربلندی کیلئے بے لوث محنت کریں۔ حافظ وقاص احمد ربانی، سلمان محمدی، حافظ محمد سلیم اور محمد رضوان نے کہا کہ سود معاشی اور اقتصادی تباہ کاریوں کا موجب ہے، شریعت مطہرہ نے اسے حرام قرار دیا ہے۔

مولانا شاہد محمود جانباز امیر جماعت اہلحدیث لاہور نے ''محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم'' کے عنوان پر خطاب کرتے ہوئے کہا کہ کوئی بھی شخص اُس وقت تک مؤمن نہیں ہو سکتا جب تک وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ساری کائنات حتیٰ کہ اپنی جان سے بھی زیادہ قیمتی ومحبوب نہ سمجھ لے۔ قرآن وحدیث، سیرت وتاریخ حب رسول اور اطاعت وحرمت رسول کی خاطر اپنا تن من دھن قربان کردینے والوں سے بھری پڑی ہے، اگر میں ایک ایک کرکے اُن کا تذکرہ شروع کردوں تو رات ختم ہوسکتی ہے مگر اُن نفوس قدسی کی قربانیوں کا احاطہ نہیں ہوسکتا۔ علاوہ ازیں انہوں نے کہا کہ عاشق رسول کے کھوکھلے دعویدارو، شریعت محمدی کا گلی گلی مذاق اُڑانے اور گھر گھر نبی کو بلانے، ہواؤں، فضاؤں کے ذریعے نبی تک درود پہنچانے والوں کو چاہیے کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ کے ہر پہلو پر عمل کریں یہی محبت کا اصل تقاضا ہے۔

روپڑی خاندان کے چشم وچراغ مولانا حافظ عابد سلمان روپڑی نے حقوق مسلم کے عنوان پر خطاب کرتے ہوئے کہا کہ مسلمان کی عزت، مال اور خون دوسرے مسلمان پر حرام ہے۔ ہر مسلمان کو چاہیے کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کی عزت وتکریم کرے نہ کہ اُسے ذلیل وخوار کرنے کے لیے اُس کے عیب ڈھونڈتا پھرے۔ یاد رکھیں! دوسروں کو تکلیف میں مبتلا کرنے والا کبھی سکون وآرام نہیں پاسکتا اور ظالم انسان اللہ کی رحمت سے بھی محروم رہتا ہے۔ آخر میں حافظ عابد سلمان روپڑی نے کہا کہ لمحہ فکریہ ہے اُن لوگوں کے لیے جو شادی بیاہ یا بچوں کے پیدائش کے موقع پر فحاشی وعریانی کی مجلسیں برپا کرتے ہیں۔ اُن لوگوں کو چاہیے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی نعمت پر اُس کا شکریہ ادا کریں، میری دعا ہے کہ جس بچے کی پیدائش پر کانفرنس کا انعقاد کیا گیا ہے اللہ تعالیٰ اُس بچے کو سلامت رکھے، والدین کا فرمانبردار اور آنکھوں کی ٹھنڈک بنائے اور جن لوگوں کو اللہ نے اولاد نہیں دی اُن کو بھی اپنی رحمت سے نیک وصالح اولاد عطا فرمائے۔ آمین

مولانا محمد یوسف راجووالویؒ کی نماز جنازہ

حکیم محمد یحییٰ عزیز ڈاہروی

مورخہ 14 جنوری 2014ء، بروز منگل بمطابق 12 ربیع الاول 1435ھ کو نماز فجر کی سنتوں کی ادائیگی کے تشہد میں تھا کہ مرکزی جمعیت اہلحدیث تحصیل چونیاں کے امیر مولانا بارک اللہ صمصام غم زدہ لہجے میں شیخ الحدیث مولانا محمد یوسف صاحبؒ کے رات 1:00 بجے انتقال کی اطلاع دی تو فوری زبان سے انا للہ وانا الیہ راجعون کے کلمات جاری ہوئے۔ اس کے بعد دل ودماغ پر غم وجدائی کا جو صدمہ ہوا وہ ناقابل بیان ہے۔

نماز فجر کی ادائیگی سے قبل علاقہ بھر میں ان کی وفات اور نماز جنازہ کی ادائیگی کے اعلانات کروانے کے بعد اپنے رفقاء کے ہمراہ تیاری کر کے ویگن لیکر راجووال پہنچے تو نماز ظہر کی ادائیگی کا وقت آ پہنچا تھا۔ ہر طرف عوام الناس، شیوخ، علمائے کرام اور دینی مدارس کے طلباء، سیاسی و سماجی رہنماو کارکنان قافلوں کی صورت میں ہزاروں افراد جمع تھے، مزید جنازے میں شرکت کیلئے قافلے چلے آ رہے تھے۔ جونہی دار الحدیث جامعہ کمالیہ میں نماز ظہر کی ادائیگی ہوئی تو فوری مرحوم کی چارپائی کو اٹھا کر جنازگاہ کی طرف چل دیئے۔

مرحوم کی پہلی نماز جنازہ آپ کی وصیت کے مطابق آپ کے بڑے بیٹے پروفیسر ڈاکٹر حافظ عبدالرحمن یوسف نے اور دوسری نماز جنازہ پروفیسر ثناء اللہ خان کی امامت میں ادا کی گئی۔ 12 ربیع الاول کی وجہ سے چھٹی ہونے اور عام معمول کی ٹریفک نہ ہونے کے باوجود گوجرانوالہ، فیصل آباد، شیخوپورہ، لاہور، ننکانہ، اوکاڑہ، پاکپتن، ساہیوال، ضلع قصور کے گردونواح کے باسیوں نے کثیر تعداد میں شرکت کی

اکابر علماء میں سے شیخ الحدیث حافظ عبدالغفار روپڑی، شیخ الحدیث حافظ ثناء اللہ مدنی، مفسر قرآن حافظ عبدالوہاب روپڑی، مؤرخ اہلحدیث مولانا محمد اسحٰق بھٹی۔ علامہ حافظ ابتسام الٰہی ظہیر، میاں محمد جمیل، پروفیسر ڈاکٹر عبدالغفور راشد، حافظ احمد شاکر، پروفیسر ڈاکٹر حماد لکھوی، حافظ عبدالغفار المدنی، مولانا بشیر انصاری ایم اے، رانا محمد نصر اللہ خاں، مفتی عبیداللہ خان عفیف، حافظ مسعود عالم، حافظ عبدالستار الحماد، قاری محمد ابراہیم میر محمدی، مولانا عبدالرشید ہزاروی، مولانا عبداللہ امجد چھتوی، حافظ صلاح الدین یوسف، ڈاکٹر عظیم الدین زاہد لکھوی، حافظ محمد حسن مدنی، مولانا عنایت اللہ امین، قاری تاج محمد شاکر، مولانا جابر حسین مدنی، پروفیسر مزمل احسن شیخ، حافظ عزیز الرحمن شیخوپوری ودیگر ہزاروں اشکبار آنکھوں کے ساتھ انہیں ان کے آبائی قبرستان میں دفن کر دیا گیا۔

راقم الحروف پروفیسر ڈاکٹر حافظ عبدالرحمن، پروفیسر عبید الرحمن محسن ودیگر پسماندگان کے غم میں برابر کا شریک ہے اور دعا گو ہے کہ اللہ تعالیٰ استاذ العلماء مولانا محمد یوسفؒ کی دینی، مسلکی خدمات کو شرف قبولیت بخشے اور جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ آمین

پروفیسر ڈاکٹر مزمل احسن شیخ کا خطبہ جمعہ

27 دسمبر 2013ء، کا خطبہ جمعۃ المبارک جامع مسجد مبارک اہلحدیث میں پروفیسر ڈاکٹر مزمل احسن شیخ نے ربیع الاول کے عنوان پر مفصل خطاب کیا۔ انہوں نے کہا کہ 12 ربیع الاول کے دن جشن منانے، ڈھول ڈھمکہ کرنے والوں کو وفات رسول یاد نہیں؟ انہیں سیدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا اور آپ علیہ السلام کے جانثار صحابہ درخشاں پہلوں کو بھی مدنظر رکھنا چاہیے۔ آخر میں انہوں نے حافظ محمد جاوید روپڑیؒ کی حیات وخدمات کا تذکرہ کیا اور مرحوم کے لیے دعائے مغفرت بھی کی۔

شیخ الحدیث حافظ عبدالغفار روپڑی اور مفسر قرآن حافظ عبدالوہاب روپڑی کے نام ایک مکتوب

محترم حافظین صاحبان! جن مسائل ومشکلات اور پرفتن دور میں آپ دین اسلام کی اشاعت وترویج میں قرآن وحدیث کی تعلیمات کو فروغ دینے اور حافظ عبداللہ محدث روپڑیؒ جیسے صاحب علم کی مسند پر بیٹھ بفضلہ تعالیٰ "جامعہ اہلحدیث لاہور" کو جو رونق بخشی ہے اور اسے احسن انداز سے چلا رہے ہیں، آپکی اس خدمت جلیلہ کو نظر انداز نہیں کیا جاسکتا۔ یقیناً حافظ محمد جاوید روپڑیؒ بزرگ اسلاف کابرین کی یادگار تھے۔ ان کی وفات خاندان روپڑیہ کے لیے ایک عظیم سانحہ ہے۔ ہم آپ کے غم میں برابر کے شریک ہیں اور اکثر دعا گو رہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ خاندان روپڑیہ کے تمام فوتشدگان کو جنت الفردوس عطا فرمائے اور آپ حافظ عبدالغفار روپڑی، حافظ عبدالوہاب روپڑی ودیگر کو سلامت رکھے۔ آمین

[حکیم محمد یحییٰ عزیز ڈاہروی کوٹ رادھا کشن قصور]

جماعتی خبریں

ڈائری جماعت اہلحدیث فاروق آباد

21 جنوری 2014ء بعد نماز مغرب جامع مسجد توحید وسنت میں جماعت اہلحدیث فاروق آباد کا ماہانہ اجلاس منعقد ہوا۔ اجلاس کی صدارت مولانا حافظ محمد طاہر رفیق نے کی۔ اجلاس میں جماعتی امور کے علاوہ ماہ ربیع الاول کے حوالے سے گفتگو بھی کی گئی۔ آخر میں حافظ محمد جاوید روپڑی کی وفات پر گہرے رنج والم کا اظہار کیا گیا اور ان کی مغفرت کے لیے خصوصی دعا کی گئی اور خاندان روپڑیہ سے دلی ہمدردی اور جماعت سے وابستگی و مسلک رہنے کا عزم کیا گیا۔

18 جنوری 2014ء بروز ہفتہ بعد نماز مغرب تا 11 بجے شب جامع مسجد الرحمٰن سکھیکی منڈی میں عظیم الشان ''محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم'' کانفرنس منعقد ہوئی۔ جس میں علاقہ بھر کے علماء معززین کے علاوہ کثیر تعداد میں احباب جماعت نے شرکت کر کے جلسہ کو کامیاب بنایا۔ کانفرنس کا آغاز قاری آصف زبیر المصری کی تلاوت اور صاحبزادہ ابوبکر محمد ابوسفیان کی حمد ونعت سے ہوا۔ بعد ازاں حافظ عطاء الرحمٰن ثاقب، مولانا شریف اللہ اسعد، مولانا حافظ محمد رفیق طاہر اور شیر پنجاب مولانا منظور احمد نے میلاد مصطفیٰ کے عنوان پر مفصل خطابات کئے۔ علاوہ ازیں جماعت اہلحدیث فاروق آباد کے زیر اہتمام دو عظیم الشان پروگرام مرکز اصلاح امت جامعہ تعلیم الاسلام بنات المسلمین مومن آباد فاروق آباد ضلع شیخوپورہ میں منعقد کئے گئے۔ پہلا پروگرام 9 جنوری 2014ء بروز جمعرات بعد نماز فجر سے 10 بجے تک ہوا۔ جس میں قاری یعقوب فیصل آبادی، مولانا حافظ محمد رفیق طاہر، مولانا حافظ محمد یوسف پسروری نے ولادت مصطفیٰ کے عنوان پر بڑے شاندار خطابات کئے۔ دوسرا پروگرام 12 ربیع الاول بعد نماز فجر جامع مسجد توحید وسنت محلہ مومن آباد میں ہوا۔ جس میں حافظ محمد رفیق طاہر، مولانا منظور احمد اور پروفیسر عبدالرزاق ساجد نے فکری وانقلابی خطابات کئے۔

[منجانب: شیخ محمد سعید، ناظم تبلیغ جماعت اہلحدیث سٹی فاروق آباد]

ماہانہ درس قرآن

اہلحدیث یوتھ فورس یونٹ انصار کالونی ملتان کے زیر اہتمام 82واں ماہانہ عظیم الشان درس قرآن وحدیث 14 فروری 2014ء بروز جمعۃ المبارک بعد از نماز مغرب مرکزی جامع مسجد بیت المکرم اہلحدیث انصار کالونی ملتان میں منعقد ہوگا۔ جس میں حضرت مولانا عبدالرحمٰن شاہین الاثری (محبت رسولؐ کے تقاضے) اور حضرت مولانا عبدالرؤف یزدانی (وفات النبیؐ) کے عنوان پر مفصل خطابات ارشاد فرمائیں گے۔ ان شاء اللہ

[منجانب: چوہدری محمد ندیم انصاری 0321-7361326]

ماہانہ درس قرآن وحدیث

مورخہ 11 جنوری 2014ء کو بعد از نماز مغرب مرکزی جامع مسجد محمد اہلحدیث گندھیاں روڈ والی کوٹ رادھا کشن میں ماہانہ درس قرآن وحدیث کے اجتماع سے حضرت مولانا حافظ حسن محمود کمیر پوری نے جشن میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم سے متعلقہ تمام بدعات وخرافات کا رد کرتے ہوئے کہا کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی تمام مسلمانوں کے لیے اسوۂ حسنہ ہے جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ پر عمل نہیں کرتا وہ مسلمان نہیں ہو سکتا خواہ وہ خود کو کتنا ہی عاشق رسول کہلانے پر مصر ہو۔

[حکیم محمد یحیٰی عزیز ڈاہروی کوٹ رادھا کشن قصور]

شیخ الحدیث حافظ عبدالغفار روپڑی صاحب اور مناظر اسلام حافظ عبدالوہاب روپڑی صاحب کے نام تعزیتی مکتوب

محترم حافظین صاحبان حضرت العلام حافظ عبداللہ محدث روپڑی کے فرزند ارجمند حافظ محمد جاوید روپڑی کے سانحہ ارتحال سے دلی صدمہ ہوا ہے، مرحوم سے پچھلی سالانہ ''تقریب بخاری واہلحدیث'' کانفرنس میں ملاقات ہوئی تھی۔ مرحوم خوش اخلاق، ملنسار، خوش گفتار اور نیک سیرت انسان تھے۔ جب بھی ان سے ملاقات ہوتی تو خندہ پیشانی سے ملتے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس عطا فرمائے اور پسماندگان کو جنت الفردوس عطا فرمائے۔ آمین

والسلام

پروفیسر سیف اللہ خالد، اسلام آباد

WEEKLY LAHORE

TANZEEM AHL.E.HADITH

تنظیم اہلحدیث

C.P.L-104

فون مدیر مسئول 042-35854010 | فون مدیر اعلی 042-36581025

EARN HALAL, GROW HALAL

Our success depends upon your success

We Invite you

to be a part of our global network

DARUSSALAM

50 in over countries

2 Million Customers in Pakistan

GET A FRANCHISE OF DARUSSALAM IN PAKISTAN

Sialkot | Gujrat | Jhelum | Mirpur | Abbottabad | Bahawalpur | Sahiwal | Okara
Qasoor | Sargodha | Gujar Khan | Muzaffarabad | Nawab Shah | Sakhar
Quetta | Murree | Manangoora | Sawat

ALSO AVAILABLE IN
EUROPE, USA, AFRICA AND MIDDLE EAST

All Islamic items under one roof

Islamic Books | Hijab | Hajj & Umrah Kits
Non-Alcoholic Fragrances | Islamic Digital Devices

Mob: +92-334-0000423 | franchise@darussalampk.com